320

## آیت نمبر (163)

﴿ وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿١٦٣﴾ ﴾ ع

**ترکیب**

مرکب اضافی اِلٰهُكُمْ مبتداء ہے اور مرکب توصیفی اِلٰهٌ وَّاحِدٌ اس کی خبر ہے۔ اِلٰهَ سے پہلے لائے نفی جنس ہے اس لیے لفظ اِلٰهَ تنوین کے بغیر نصب میں آیا ہے۔ اَلرَّحْمٰنُ اور اَلرَّحِيْمُ صفت نہیں ہیں۔ کیونکہ ایسی صورت میں هُوَ کو موصوف ماننا پڑے گا، جبکہ ضمیر موصوف نہیں بنتی۔ اس لیے انہیں هُوَ کا بدل مانا جائے گا۔

**ترجمہ**

| وَ اِلٰهُكُمْ | اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ | لَآ اِلٰهَ | اِلَّا |
|---|---|---|---|
| اور تم لوگوں کا اِلٰہ | واحد اِلٰہ | کسی قسم کا کوئی اِلٰہ نہیں ہے | مگر |

| هُوَ | الرَّحْمٰنُ | الرَّحِيْمُ |
|---|---|---|
| وہ | جو بے انتہا رحم کرنے والا ہے | جو ہر حال میں رحم کرنے والا ہے |

**نوٹ۔1**

میرے ایک دوست نے مجھ سے پوچھا کہ تم لفظ اِلٰه کا ترجمہ کیوں نہیں کرتے؟ میں نے کہا کہ اس لفظ کے حقیقی مفہوم کا اُردو میں ترجمہ ممکن نہیں ہے۔ اس لیے بہتر یہ ہے کہ انسان ایک مرتبہ اس کا مفہوم سمجھ کے ذہن نشین کر لے۔ اس کے بعد جب بھی یہ لفظ آئے تو اس کے ذہن میں آنا چاہیے کہ پرستش کے لائق، حاجت روا، مشکل کشا، پناہ دہندہ، اَن داتا، حاضر و ناظر ہستی۔ کہنے لگے اور جو لوگ دوسروں کو حاجت روا اور مشکل کشا وغیرہ مانتے ہین؟ میں نے کہا کہ یہ کلمہ شہادت لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی نفی ہے۔ ان کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ کہنے لگے تم انتہائی متشدد ہو۔ میں نے کہا کہ میں کس کھیت کی مولی ہوں۔ بات یہ ہے کہ اس ضمن میں اللہ تعالیٰ کا حکم بڑا سخت ہے۔ اس نے قرآن مجید میں دو جگہ پر دوٹوک الفاظ میں اعلان کر دیا ہے کہ وہ کلمہ شہادت کی نفی کو یعنی شرک کو ہرگز معاف نہیں کرے گا۔ اس لیے ہر کلمہ گو پر لازم ہے کہ وہ اس کی کسی قسم کی کوئی نفی نہ کرے۔

## آیت نمبر (164)

﴿ اِنَّ فِىْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِىْ تَجْرِىْ فِى الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ
النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۠
وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿١٦٤﴾ ﴾

**ل ی ل**

(x) x ثلاثی مجرد سے فعل استعمال نہیں ہوتا۔

لَيْلٌ اسم جنس ہے۔ اس کی جمع لَيَالٍ اور واحد لَيْلَةٌ ہے۔ رات۔ ﴿ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ

سَوِيًّا ﴿١٠﴾ (19/مریم:10) ''تیری نشانی ہے کہ تو کلام نہیں کرے گا لوگوں سے تین راتیں مکمل۔''
320
﴿اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ﴿١﴾﴾ (97/القدر:1) ''بیشک ہم نے نازل کیا اس کو قدر کی رات میں۔''

### ف ل ک

| | | |
|---|---|---|
| (ن) | فَلْكًا | کسی چیز کا انڈے کی مانند گول ہونا۔ بیضاوی ہونا۔ |
| | فُلْكٌ | اسم ذات ہے کشتی (کیونکہ یہ بیضاوی ہوتی ہے)۔ یہ واحد، جمع، دونوں کے لیے آتا ہے۔ آیت زیرِ مطالعہ۔ |
| | فَلَكٌ | اسم ذات ہے۔ سیاروں کی گردش کرنے کا مقررہ راستہ۔ مدار۔ (کیونکہ آسمان میں ہر گردش کرنے والی چیز کا مدار بیضاوی ہے)۔ ﴿كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿٣٣﴾﴾ (21/الانبیاء:33) ''سب کسی مدار میں تیرتے ہیں۔'' |

### ب ث ث

| | | |
|---|---|---|
| (ن) | بَثًّا | کسی چیز کو منتشر کرنا۔ بکھیرنا۔ آیت زیرِ مطالعہ۔ |
| | بَثٌّ | اسم ذات ہے۔ اضطراب، پریشانی، بے چینی (غم کی شدت کی وجہ سے)۔ ﴿اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ﴾ (12/یوسف:86) ''میں تو بس بیان کرتا ہوں اپنی پریشانی اور اپنا غم اللہ سے۔'' |
| | مَبْثُوْثٌ | اسم المفعول ہے۔ منتشر کیا ہوا۔ بکھیرا ہوا۔ ﴿يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ﴿٤﴾﴾ (101/القارعۃ:4) ''جس دن ہوں گے لوگ بکھیرے ہوئے پتنگوں کی مانند۔'' |
| (انفعال) | اِنْبِثَاثًا | کسی چیز کا منتشر ہونا۔ بکھر جانا۔ |
| | مُنْبَثٌّ | اسم الفاعل ہے۔ منتشر ہونے والا۔ بکھیرنے والا۔ ﴿فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ﴿٦﴾﴾ (56/الواقعہ:6) ''پھر وہ ہو غبار بکھیرنے والا ہوتے ہوئے۔'' |

### د ب ب

| | | |
|---|---|---|
| (ض) | دَبًّا | زمین پر چلنا۔ گھسٹنا۔ رینگنا۔ |
| | دَابٌّ | فَاعِلٌ کا وزن ہے۔ چلنے والا۔ رینگنے والا۔ لیکن یہ اسم جنس کے طور پر آتا ہے۔ اس کی جمع دَوَابٌّ اور واحد دَابَّةٌ ہے۔ ﴿اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٢٢﴾﴾ (8/الانفال:22) ''بیشک زمین پر چلنے والے تمام جانداروں کے بدترین اللہ کے نزدیک بہرے گونگے وہ لوگ ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے۔'' دَابَّةٌ کے لیے آیت زیرِ مطالعہ دیکھیں۔ |

### ص ر ف

| | | |
|---|---|---|
| (ض) | صَرْفًا | کسی کو کسی سے پھیر دینا۔ ہٹا دینا۔ ﴿سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ﴾ (7/الاعراف:146) ''میں پھیر دوں گا اپنی نشانیوں سے ان لوگوں کو جو تکبر کرتے ہیں زمین میں۔'' |
| | اِصْرِفْ | فعل امر ہے۔ تو پھیر دے۔ ہٹا دے۔ ﴿رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ﴾ (25/الفرقان:65) ''اے ہمارے رب! تو ہٹا دے ہم سے جہنم کے عذاب کو۔'' |
| | مَصْرِفٌ | اسم الظرف ہے۔ پھیرنے کی جگہ۔ ﴿وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿٥٣﴾﴾ (18/الکہف:53) ''اور وہ لوگ نہیں پائیں گے اس سے پھیرنے کی کوئی جگہ یعنی کوئی راستہ۔'' |

(تفعیل) تَصْرِیْفًا — کثرت سے پھیرنا۔ اس بنیادی مفہوم کے ساتھ زیادہ تر دو معنی میں آتا ہے۔ (۱) کسی کو بار بار گھمانا۔ 320 (۲) کسی بات کو بار بار بیان کرنا۔ ﴿كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ﴾ (7/الاعراف:58) ''اس طرح ہم بار بار بیان کرتے ہیں آیتوں کو ایسے لوگوں کے لیے جو شکر کرتے ہیں۔''

(انفعال) اِنْصِرَافًا — کسی سے پھر جانا۔ ہٹ جانا۔ ﴿ثُمَّ انْصَرَفُوْا ؕ صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ﴾ (9/التوبہ:127) ''پھر وہ لوگ ہٹ جاتے ہیں اللہ نے پھیرا ان کے دلوں کو۔''

## س ح ب

(ف) سَحْبًا — کسی کو گھسیٹنا۔ ﴿يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ؕ﴾ (54/القمر:48) ''جس دن وہ لوگ گھسیٹے جائیں گے آگ میں اپنے چہروں کے بل۔''

سَحَابٌ — اسم ذات ہے۔ بادل (کیونکہ وہ بخارات کو گھسیٹتا ہے)۔ آیت زیر مطالعہ۔

## س خ ر

(ف) سَخَرًا — کسی سے بلا معاوضہ یعنی اعزازی طور پر کام لینا۔ بیگار لینا۔

(س) سَخَرًا — کسی سے مذاق کرنا۔ ﴿فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ؕ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ﴾ (9/التوبہ:79) ''تو وہ لوگ مذاق کرتے ہیں ان سے۔ مذاق کیا اللہ نے ان سے۔''

سَاخِرٌ — اسم الفاعل ہے۔ مذاق کرنے والا۔ ﴿وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ﴾ (39/الزمر:56) ''اور میں تھا مذاق کرنے والوں میں سے۔''

سِخْرِيٌّ — اسم نسبت ہے۔ مذاق والا (جس سے مذاق کیا جائے)۔ مذاق کا نشانہ ﴿فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا﴾ (23/المومنون:110) ''پھر بنایا تم لوگوں نے ان کو مذاق کا نشانہ۔''

سُخْرِيٌّ — اسم نسبت ہے۔ خدمت گار (جس سے خدمت لی جائے) دوسروں کے کام آنے والا۔ ﴿لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ؕ﴾ (43/الزخرف:32) ''تاکہ ان کا کوئی بنائے کسی کو کام آنے والا یعنی ایک دوسرے کے کام آئیں۔''

(تفعیل) تَسْخِيْرًا — کثرت سے خدمت لینا۔ کسی کو مطیع کرنا۔ ﴿وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ﴾ (14/ابراہیم:32) ''اور اس نے مطیع کیا کشتی کو تاکہ وہ چلے سمندر میں اس کے حکم سے۔''

مُسَخَّرٌ — اسم المفعول ہے۔ مطیع کیا ہوا۔ آیت زیر مطالعہ۔

(استفعال) اِسْتِسْخَارًا — کسی کا مذاق اُڑانا۔ ﴿وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ﴾ (37/الصّٰفّٰت:14) ''اور جب بھی وہ لوگ دیکھتے ہیں کوئی نشانی تو مذاق اُڑاتے ہیں۔''

## ترکیب

آیت کے تقریباً آخر کا لفظ لَاٰيٰتٍ مبتداء مؤخر نکرہ ہے اور اِنَّ کا اسم ہونے کی وجہ سے حالتِ نصب میں ہے۔ اس کی خبر مَوْجُوْدٌ محذوف ہے۔ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ سے بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ تک پوری عبارت قائم مقام خبر ہے جب کہ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ متعلق خبر ہے۔ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ کے بعد وَاخْتِلَافِ۔ وَالْفُلْكِ۔ وَتَصْرِيْفِ اور وَالسَّحَابِ، ان تمام الفاظ سے پہلے فِيْ محذوف ہے اس لیے یہ سب حالتِ جرّ میں ہیں۔ اسی طرح وَمَا اَنْزَلَ کے مَا سے پہلے بھی فِيْ محذوف ہے اس لیے محلاً یہ بھی حالتِ جر میں ہے۔

وَاخۡتِلَافِ الَّيۡلِ میں اللَّيۡلِ کے بجائے الَّيۡلِ آیا ہے۔ یعنی دو لام کے بجائے ایک لام سے ہے۔ یہ قرآن مجید کا مخصوص املا ہے۔ فَاَحۡيَا کا فاعل اس میں شامل هُوَ کی ضمیر ہے۔ جو اللہ کے لیے ہے۔ بِهٖ میں هٖ کی ضمیر مَّآءٍ کے لیے ہے۔ مَوۡتِهَا اور فِيۡهَا میں هَا کی ضمیریں الۡاَرۡضَ کے لیے ہیں۔ قَوۡمٍ نکرہ مخصوصہ ہے۔

| اِنَّ | فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ | وَاخۡتِلَافِ الَّيۡلِ وَالنَّهَارِ |
|---|---|---|
| بیشک | زمین اور آسمانوں کی پیدائش میں | اور دن اور رات کے اختلاف میں |

| وَالۡفُلۡكِ الَّتِیۡ | تَجۡرِیۡ | فِی الۡبَحۡرِ | بِمَا | يَنۡفَعُ | النَّاسَ |
|---|---|---|---|---|---|
| اور کشتی میں جو | چلتی ہے | سمندر میں | اس کے ساتھ جو | فائدہ دیتا ہے | لوگوں کو |

| وَمَآ | اَنۡزَلَ | اللّٰهُ | مِنَ السَّمَآءِ | مِنۡ مَّآءٍ | فَاَحۡيَا |
|---|---|---|---|---|---|
| اور اس میں جو | اُتارا | اللہ نے | آسمان سے | کچھ پانی میں سے | پھر اس نے زندہ کیا |

| بِهِ | الۡاَرۡضَ | بَعۡدَ مَوۡتِهَا | وَبَثَّ | فِيۡهَا | مِنۡ كُلِّ دَآبَّةٍ |
|---|---|---|---|---|---|
| اس سے | زمین کو | اس کی موت کے بعد | اور اس نے پھیلایا | اس میں | تمام چلنے والے جاندار میں سے |

| وَّتَصۡرِيۡفِ الرِّيٰحِ | وَالسَّحَابِ الۡمُسَخَّرِ | بَيۡنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ |
|---|---|---|
| اور ہواؤں کے گھمانے میں | اور مطیع کیے ہوئے بادل میں | زمین اور آسمان کے درمیان |

| لَاٰيٰتٍ | لِّقَوۡمٍ | يَّعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۶۴﴾ |
|---|---|---|
| یقیناً نشانیاں ہیں | ایسے لوگوں کے لیے | جو عقل سے کام لیتے ہیں |

## آیت نمبر (165)

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّتَّخِذُ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اَنۡدَادًا يُّحِبُّوۡنَهُمۡ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَشَدُّ حُبًّا
لِّلّٰهِ ؕ وَلَوۡ يَرَى الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡۤا اِذۡ يَرَوۡنَ الۡعَذَابَ ۙ اَنَّ الۡقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيۡعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيۡدُ الۡعَذَابِ ﴿۱۶۵﴾﴾

| ح | ب | ب |
|---|---|---|

(ض) حُبًّا — پسند کرنا۔ پیار کرنا۔ محبت کرنا۔

(ک) حِبًّا — پسندیدہ ہونا۔ پیارا ہونا۔ محبوب ہونا۔

اَحَبُّ — ج اَحِبَّآءُ - افعل التفضیل ہے۔ زیادہ پیارا۔ ﴿وَمَسٰكِنُ تَرۡضَوۡنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَيۡكُمۡ﴾ (9/التوبہ:24) ''اور مکانات، تم لوگ راضی ہو جن سے، زیادہ پیارے ہیں تم کو۔'' ﴿نَحۡنُ اَبۡنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ؕ﴾ (5/المائدہ:18) ''ہم لوگ اللہ کے بیٹے ہیں اور اس کے زیادہ پیارے ہیں۔''

حُبٌّ — اسم ذات ہے۔ پیار۔ محبت۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

**حَبٌّ**: اسم جنس ہے اس کا واحد حَبَّۃٌ آتا ہے۔ دانہ۔ (کیونکہ یہ کسانوں کو بہت پیارا ہوتا ہے) ﴿اِنَّ اللّٰہَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰی ط﴾ (6/الانعام:95) ''بیشک اللہ دانے اور گٹھلی کا پھاڑنے والا ہے۔'' ﴿مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ﴾(2/البقرہ:261) ''ان لوگوں کی مثال جوخرچ کرتے ہیں اپنے مال اللہ کی راہ میں ایک ایسے دانے کی مثال کی مانند ہے اُگیں جس سے سات بالیں۔''

(افعال) **اِحْبَابًا**: پیار کرنا۔ محبت کرنا۔ (یہ مادہ باب ضَرَبَ اور باب افعال میں ہم معنی ہے۔ لیکن اس معنی میں قرآن مجید میں یہ صرف باب افعال سے آیا ہے)۔ ﴿اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ج﴾ (28/القصص:56) ''یقیناً آپؐ ہدایت نہیں دیتے اس کو جس کو آپؐ چاہیں بلکہ اللہ ہدایت دیتا ہے اس کو جس کو وہ چاہتا ہے۔''

(تفعیل) **تَحْبِیْبًا**: کسی کو کسی کے لیے پیارا بنا دینا۔ ﴿وَلٰکِنَّ اللّٰہَ حَبَّبَ اِلَیْکُمُ الْاِیْمَانَ﴾ (49/الحجرات:7) ''بلکہ اللہ نے پیارا بنایا تمہارے لیے ایمان کو۔''

(استفعال) **اِسْتِحْبَابًا**: کسی کو کسی پر ترجیح دینا۔ پسند کرنا۔ ﴿اِلَّذِیْنَ یَسْتَحِبُّوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا عَلَی الْاٰخِرَۃِ﴾ (14/ابراہیم:3) ''وہ لوگ جو ترجیح دیتے ہیں دنیا کی زندگی کو آخرت پر۔''

## ترکیب

وَمِنَ النَّاسِ قائم مقام خبر مقدم ہے۔ اس کی خبر مَوْجُوْدٌ محذوف ہے۔ مَنْ یَّتَّخِذُ سے اَنْدَادًا تک پورا جملہ مبتداء مؤخر ہے۔ (وضاحت کے لیے دیکھیں آیت نمبر ۲/۸ کی ترکیب) یَتَّخِذُ کا مفعول اوّل مرکب مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ ہے اور اَنْدَادًا اس کا مفعول ثانی ہے۔ اس کے بعد لِلّٰہِ محذوف ہے۔ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صلہ موصول مل کر مبتداء ہے اور اَشَدُّ اس کی خبر ہے اور تفضیل بعض کے معنی میں ہے۔ حُبًّا اس کی تمیز ہونے کی وجہ سے نصب میں ہے۔ وَلَوْ کا جواب شرط مذکور نہیں ہے اس لیے اس کو شرطیہ کے بجائے تمنی ماننا بہتر ہے۔ یَرَی کا فاعل اَلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ہے۔ اس کا مفعول یَوْمَ یا وَقْتَ محذوف ہے۔ اَنَّ الْقُوَّۃَ اور اَنَّ اللّٰہَ، دونوں سے پہلے وَاِذْ یَرَوْنَ محذوف ہے۔ اَنَّ کا اسم ہونے کی وجہ سے اَلْقُوَّۃَ نصب میں ہے اور اس پر لام جنس ہے۔ اس کی خبر محذوف ہے۔ لِلّٰہِ قائم مقام خبر ہے۔ جَمِیْعًا تمیز ہونے کی وجہ سے نصب میں ہے اور تاکید کے لیے آتا ہے۔ اَنَّ اللّٰہَ کی خبر شَدِیْدُ الْعَذَابِ ہے۔

ترجمہ

| وَمِنَ النَّاسِ | مَنْ | یَّتَّخِذُ | مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ | اَنْدَادًا |
|---|---|---|---|---|
| اور لوگوں میں وہ بھی ہیں | جو | بناتے ہیں | اللہ کے علاوہ (کچھ) کو | (اس کا) ہم پلّہ |

| یُّحِبُّوْنَھُمْ | کَحُبِّ اللّٰہِ ط | وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا |
|---|---|---|
| وہ لوگ محبت کرتے ہیں ان سے | اللہ کی محبت کی مانند | اور جو لوگ ایمان لائے وہ |

| اَشَدُّ | حُبًّا لِّلّٰہِ ط | وَلَوْ یَرَی | الَّذِیْنَ |
|---|---|---|---|
| زیادہ شدید ہیں | اللہ کے لیے محبت کے لحاظ سے | اور کاش تصور کریں | وہ لوگ جنہوں نے |

| ظَلَمُوْٓا | اِذْ يَرَوْنَ | الْعَذَابَ | 320 اَنَّ الْقُوَّةَ |
|---|---|---|---|
| ظلم کیا (اس وقت کا) | جب وہ لوگ دیکھیں گے | عذاب کو | (اور دیکھیں گے) کہ ساری قوت |

| لِلّٰهِ | جَمِيْعًا | وَّ اَنَّ اللّٰهَ | شَدِيْدُ الْعَذَابِ |
|---|---|---|---|
| اللہ کے لیے ہے | سب کی سب | اور (دیکھیں گے) کہ اللہ | عذاب کا شدید ہے |

**نوٹ۔1**

دنیا کی امتحانگاہ میں بھیجنے سے پہلے انسان کو جو کچھ سکھایا یا پڑھایا جاتا ہے۔ یعنی اس کی فطرت میں ودیعت کیا جاتا ہے، اس میں اللہ کی محبت بھی شامل ہے۔ لیکن دنیا میں آنے کے بعد کچھ لوگ مادی ذرائع اور وسائل کو یعنی پیسے اور زندہ و مردہ ہستیوں کو ہی اپنا حاجت روا، مشکل کشا اَن داتا فرض کر بیٹھتے ہیں تو محبت کا یہ جذبہ ان کی طرف منتقل ہو جاتا ہے جو اس کا مذموم استعمال ہے۔ لیکن کبھی کبھی اللہ تعالیٰ کچھ کو تجربہ اور کچھ کو مشاہدہ کرا دیتا ہے۔ جب سارے آسرے وسیلے جواب دے دیتے ہیں، امیدیں دم توڑ جاتی ہیں، اس وقت جس طرح بلبلا کر انسان اللہ کو پکارتا ہے، تو وہ درحقیقت اس کی فطرت کا مظہر ہے۔ جگر مرحوم کو پتہ نہیں تجربہ ہوا تھا کہ مشاہدہ، لیکن اس کیفیت کو انہوں نے خوبصورت انداز میں بیان کیا ہے کہ:

ے مل کے بھی جو کبھی نہیں ملتا ٹوٹ کر دل اسی سے ملتا ہے

واضح رہے کہ مادی اسباب کے استعمال کی ممانعت نہیں ہے بلکہ تاکید ہے۔ کیونکہ اللہ نے ہمارے لیے ان کو مسخر کیا ہے (۳۱/۲۰)۔ اور دنیا کی زندگی کا سامان بنایا ہے (۲۸/۶۰)۔ ان میں عام انسان اور زندہ ہستیاں بھی شامل ہیں (۴۳/۳۲)۔ لیکن ان کو استعمال کرتے وقت دو باتوں میں ہمارا امتحان ہے۔ اوّلاً یہ کہ حدود اللہ کے اندر رہتے ہوئے ان کو استعمال کرنا ہے۔ ثانیاً یہ کہ تکیہ اور بھروسہ یعنی توکل اسباب پر نہیں کرنا ہے۔ ورنہ پھر وہی ہوگا جس کی اس آیت میں نشاندہی کی گئی ہے۔ البتہ اگر مادی اسباب کو ذریعہ کے طور پر استعمال کیا جائے اور نتیجہ کے لیے توکل اللہ پر ہو تو پھر محسن سے محبت کے فطری جذبے کا رُخ محسنِ حقیقی کی ہی جانب رہتا ہے اور یہی مطلوب ہے۔ دیگر فوائد کے ساتھ اس کا ایک نقد فائدہ یہ ہے کہ انسان کی شخصیت اپنے داخلی خلفشار سے محفوظ و مامون رہتی ہے۔ اور النّفس المطمئنہ کی جانب اس کا سفر جاری و ساری رہتا ہے۔

## آیت نمبر (166)

﴿اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَ رَاَوُا الْعَذَابَ وَ تَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ﴿١٦٦﴾﴾

**س ب ب**

(ن) سَبًّا (۱) رسی کاٹنا۔ تعلقات کے بندھن کاٹنا۔ (۲) گالی دینا (کیونکہ اس سے تعلقات منقطع ہوتے ہیں۔ ﴿لَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ﴾ (6/الانعام:108) ''تم لوگ گالی مت دو ان لوگوں کو جو پکارتے ہیں اللہ کے علاوہ کسی کو، تو وہ لوگ برا کہیں گے اللہ کو۔''

سَبَبٌ ج اَسْبَابٌ۔ اسم ذات ہے۔ ایسی رسی جس سے درخت پر چڑھا اور اُترا جاتا ہے۔ اس بنیادی مفہوم کے ساتھ مختلف معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ (۱) رسی۔ (۲) بندھن۔ تعلقات۔

(۳) ذریعہ۔ سامان۔ ﴿فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ﴾ (22/الحج:15) ''تو اسے چاہیے کہ وہ تان لے کوئی رسی آسمان کی طرف۔'' ﴿وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ﴿۸۴﴾﴾ (۱۸/الکہف:84) ''اور ہم نے دیا اس کو ہر چیز میں سے بطور سامان کے۔'' تعلقات کے لیے آیت زیر مطالعہ دیکھیں۔

## ترکیب

تَبَرَّاَ کا فاعل اَلَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا ہے، جب کہ مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا اس کا مفعول ہے۔ رَاَوُا کا فاعل اس میں شامل هُمْ کی ضمیر ہے جو گذشتہ جملہ کے فاعل اور مفعول دونوں کے لیے ہے، اَلْعَذَابَ اس کا مفعول ہے۔ تَقَطَّعَتْ کا فاعل اَلْاَسْبَابُ ہے، اس پر لام جنس ہے اور چونکہ یہ غیر عاقل کی جمع مکسر ہے اس لیے فعل واحد مؤنث آیا ہے۔ یہاں قیامت کا ذکر ہے۔ اس لیے ماضی کا ترجمہ مستقبل میں ہوگا۔ (۲/۷ ۲، نوٹ۔ ۳)

## ترجمہ

| اِذْ تَبَرَّاَ | الَّذِيْنَ | اتُّبِعُوْا | مِنَ الَّذِيْنَ |
|---|---|---|---|
| جب اظہارِ بیزاری کریں گے | وہ لوگ جن کی | پیروی کی گئی | ان لوگوں سے جنھوں نے |

| اتَّبَعُوْا | وَرَاَوُا | الْعَذَابَ | وَتَقَطَّعَتْ | بِهِمُ |
|---|---|---|---|---|
| پیروی کی | اور وہ لوگ دیکھیں گے | عذاب کو | اور کٹ جائیں گے | ان کے |

| الْاَسْبَابُ |
|---|
| سارے بندھن |

## آیت نمبر (167)

﴿وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ﴿۱۶۷﴾﴾ ع

| ک ر ر |
|---|

(ن) كَرُوْرًا لوٹنا۔ مڑنا

كَرًّا لوٹانا۔ موڑنا

كَرَّةٌ ایک مرتبہ لوٹنا یا لوٹایا جانا یعنی دوسری باری۔ دوسری اننگ۔ آیت زیر مطالعہ۔

| ح س ر |
|---|

(ض) حَسْرًا تھکانا۔ غمگین کرنا۔

حَسَرًا تھکنا۔ غمگین ہونا۔

(س) حَسْرَةٌ ج حَسَرَاتٌ۔ اسم ذات ہے۔ تاسف۔ حسرت۔ ﴿لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ﴾ (3/آل عمران:156) ''تاکہ بنائے اللہ اس کو حسرت ان کے دلوں میں۔''

320

حَسِیۡرٌ — فَعِیۡلٌ کے وزن پر صفت ہے۔غم زدہ ۔ ناکام۔ ﴿ یَنۡقَلِبۡ اِلَیۡکَ الۡبَصَرُ خَاسِئًا وَّ هُوَ حَسِیۡرٌ ﴾ (67/الملک:4)''لوٹے گی تیری طرف نگاہ تھکی ہوئی اور وہ ناکام ہوگی۔''

مَحۡسُوۡرٌ — مَفۡعُوۡلٌ کے وزن پر صفت ہے۔تھکا ہوا۔تھکا ہارا۔ ﴿ فَتَقۡعُدَ مَلُوۡمًا مَّحۡسُوۡرًا ﴾ (17/بنی اسرائیل:29)''کہ پھر تو بیٹھے ملامت زدہ تھکا ہارا ہوتے ہوئے''

(استفعال) اِسۡتِحۡسَارًا — تھکاوٹ محسوس کرنا۔سستی کرنا۔ کاہلی کرنا۔ ﴿ لَا یَسۡتَکۡبِرُوۡنَ عَنۡ عِبَادَتِهٖ وَ لَا یَسۡتَحۡسِرُوۡنَ ﴾ (21/الانبیاء:19)''وہ لوگ تکبر نہیں کرتے اس کی عبادت سے اور نہ ہی سستی کرتے ہیں۔''

**ترکیب**

لَوۡ اَنَّ کالَوۡ تمنی ہے۔کَرَّةً مبتداء مؤخر نکرہ ہے اور اَنَّ کا اسم ہونے کی وجہ سے نصب میں ہے۔اس کی خبر محذوف ہے اور لَنَا قائم مقام خبر مقدم۔فَنَتَبَرَّاَ میں مضارع منصوب آیا ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ اس سے پہلے لام کَیۡ یا لِاَنۡ محذوف ہے۔یُرِیۡ کا فاعل اَللّٰهُ ہے،اس کا مفعول اوّل هُمۡ کی ضمیر ہے جو قَالَ الَّذِیۡنَ کے لیے ہے جب کہ اَعۡمَالَهُمۡ اس کا مفعول ثانی ہے اور حَسَرٰتٍ حال ہونے کی وجہ سے نصب میں آیا ہے۔

**ترجمہ**

| وَقَالَ | الَّذِیۡنَ | اتَّبَعُوۡا | لَوۡ اَنَّ | لَنَا | کَرَّةً |
|---|---|---|---|---|---|
| اور کہیں گے | وہ لوگ جنہوں نے | پیروی کی | کاش کہ | ہمارے لیے ہوتی | کوئی ایک اور باری |

| فَنَتَبَرَّاَ | مِنۡهُمۡ | کَمَا | تَبَرَّءُوۡا | مِنَّا ؕ |
|---|---|---|---|---|
| تاکہ پھر ہم اظہار بیزاری کرتے | ان سے | جیسے کہ | انہوں نے اظہار بیزاری کیا | ہم سے |

| کَذٰلِکَ | یُرِیۡهِمُ | اللّٰهُ | اَعۡمَالَهُمۡ | حَسَرٰتٍ | عَلَیۡهِمۡ ؕ |
|---|---|---|---|---|---|
| اس طرح | دکھائے گا ان کو | اللہ | ان کے اعمال | حسرتیں ہوتے ہوئے | ان پر |

| وَمَا هُمۡ | بِخٰرِجِیۡنَ | مِنَ النَّارِ |
|---|---|---|
| اور وہ لوگ | نکلنے والے نہیں ہیں | آگ سے |

**نوٹ۔1**

آیت نمبر ۲/۱۲۳ میں اصولی بات بیان کی گئی ہے کہ کوئی جان کسی جان کے کام نہیں آئے گی۔اسی اصول کو دوسرے الفاظ میں پانچ مقامات پر اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ کوئی جان کسی دوسری جان کا بوجھ نہیں اُٹھائے گی۔(۶/۱۶۴۔۱۷/۱۵۔۳۵/۱۸۔۳۹/۷۔۵۳/۳۸)۔اس اصول کے ایک پہلو کا نقشہ آیت زیر مطالعہ اور اس سے پچھلی آیت میں کھینچا گیا ہے۔جب کسی کا کوئی مشورہ یا فتویٰ غلط ثابت ہوگا اور اس پر آنکھ بند کر کے عمل کرنے والوں کو پکڑا جائے گا یا کسی پیر صاحب کی غلطی پر ان کے مرید پکڑے جائیں گے، تو پھر اس وقت کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا۔

## آیت نمبر(168)

320

﴿ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا ۖؗ وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۱۶۸﴾ ﴾

| ح ل ل |
|---|

(ن۔ض) حِلًّا اور حَلَالًا: رسی کھولنا۔ اس بنیادی مفہوم کے ساتھ مختلف معانی میں آتا ہے۔(۱) گرہ کھولنا۔(۲) کسی جگہ اُترنا (منزل پر سواری سے اتر کر سامان کی رسیاں کھولتے ہیں)۔(۳) احرام کھولنا (احرام کی پابندیاں یعنی بندشیں کھل جاتی ہیں)۔(۴) جائز ہونا۔ حلال ہونا (استعمال کرنے کی بندش کھل جاتی ہے)۔﴿ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ یَّحِلَّ عَلَیْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ﴾ (20/طٰہٰ:86) ’’یا ارادہ کیا تم لوگوں نے کہ اُترے تم لوگوں پر کوئی غضب تمہارے رب کی جانب سے۔‘‘ ﴿ وَ اِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؕ ﴾ (5/المائدہ:2) ’’اور جب تم لوگ احرام کھولو تو شکار کرلو۔‘‘ ﴿ وَ لَا یَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ یَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِیْۤ اَرْحَامِهِنَّ ﴾ (2/البقرہ:228) ’’اور جائز نہیں ہوتا ان خواتین کے لیے کہ وہ چھپائیں اس کو جو پیدا کیا اللہ نے ان کے رحموں میں۔‘‘

اُحْلُلْ: فعل امر ہے۔ تو کھول۔﴿ وَ احْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ﴿ۙ۲۷﴾ ﴾ (20/طٰہٰ:27) ’’اور تو کھول گرہ میری زبان سے۔‘‘

مَحِلٌّ: اسم الظرف ہے۔ اُترنے کی جگہ۔ منزل۔﴿ لَكُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ثُمَّ مَحِلُّهَاۤ اِلَی الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ ﴿۳۳﴾ ﴾ (22/الحج:33) ’’تم لوگوں کے لیے ہیں اس میں کچھ فائدے ایک مقررہ مدت تک پھر اس کی منزل ہے قدیم گھر کی طرف۔‘‘

حَلِیْلٌ: فَعِیْلٌ کا وزن ہے۔ شوہر (بیوی کے لیے ہمیشہ حلال ہوتا ہے)۔

حَلِیْلَةٌ: ج حَلَائِلُ۔ فَعِیْلٌ کے مؤنث فَعِیْلَةٌ کا وزن ہے۔ بیوی (شوہر کے لیے ہمیشہ حلال ہوتی ہے)۔﴿ وَ حَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِیْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ ﴾ (4/النساء:23) ’’اور بیویاں تمہارے ان بیٹوں کی جو تمہاری صلب سے ہیں۔‘‘

حِلٌّ: صفت بھی ہے۔ جائز۔ حلال۔﴿ وَ طَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ﴾ (5/المائدہ:5) ’’اور تم لوگوں کا کھانا حلال ہے ان لوگوں کے لیے۔‘‘

حَلَالٌ: صفت بھی ہے۔ جائز۔ حلال۔﴿ هٰذَا حَلٰلٌ وَّ هٰذَا حَرَامٌ ﴾ (16/النحل:116) ’’یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے۔‘‘

(افعال) اِحْلَالًا: کسی چیز کو جائز کرنا۔ حلال کرنا۔﴿ لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ ﴾ (5/المائدہ:87) ’’حرام مت کرو پاکیزہ چیزوں کو جن کو حلال کیا اللہ نے تمہارے لیے۔‘‘

(تفعیل) تَحْلِیْلًا اور تَحِلَّةً: کفارہ ادا کرنا۔ (کسی عہد یا قسم کی پابندی کھولنے کے لیے)۔﴿ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَیْمَانِكُمْ ۚ ﴾ (66/التحریم:2) ’’فرض کیا ہے اللہ نے تم لوگوں کے لیے اپنی قسموں کا کفارہ ادا کرنے کو۔‘‘

| خ ط و |
|---|

(ن) خَطْوًا: چلنے کے لیے قدم اُٹھانا۔

خُطْوَةٌ: ج خُطُوٰتٌ۔ دو قدموں کے درمیان کا فاصلہ۔ نقشِ قدم۔ آیت زیر مطالعہ۔

320

**ترکیب**

كُلُوْا فعل امر کا فاعل اَنْتُمْ کی ضمیر ہے جو اَلنَّاسُ کے لیے ہے۔ اس کا مفعول محذوف ہے جو رِزْقًا ہوسکتا ہے۔ مِمَّا فِی الْاَرْضِ متعلق فعل ہے۔ حَلٰلًا محذوف مفعول کی صفت ہے جب کہ طَيِّبًا اسی کی صفت ثانی ہے۔ لَا تَتَّبِعُوْا فعل نہی کا فاعل اَنْتُمْ کی ضمیر ہے جو اَلنَّاسُ کے لیے ہے۔ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ مفعول ہے اس لیے اس کا مضاف خُطُوٰتِ حالت نصب میں آیا ہے۔

**ترجمہ**

| يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ | كُلُوْا | مِمَّا | فِي الْاَرْضِ | حَلٰلًا طَيِّبًا |
|---|---|---|---|---|
| اے لوگو! | تم لوگ کھاؤ | اس میں سے جو | زمین میں ہے | حلال، پاکیزہ (رزق کو) |

| وَّلَا تَتَّبِعُوْا | خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ | اِنَّهٗ | لَكُمْ | عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ |
|---|---|---|---|---|
| اور تم لوگ پیروی مت کرو | شیطان کے نقشِ قدم کی | یقیناً وہ | تمہارے لیے | ایک کھلا دشمن ہے |

## آیت نمبر (2/ البقرہ:168)

﴿اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَاۗءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ١٦٩﴾

**ف ح ش**

(ک)

فَحُشَا — حد سے زیادہ برا ہونا۔ بے حیا ہونا (اتنی زیادہ برائی جو فطری حیا کو ختم کردے)۔ کھلم کھلا برائی کرنا۔

فَاحِشَةٌ — ج فَوَاحِشُ۔ ہر وہ چیز جو حد سے زیادہ ہو۔ بے حیائی۔ کھلی گمراہی۔ ﴿وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَاۗءَنَا﴾ (7/الاعراف:28) ”اور جب وہ لوگ کرتے ہیں کوئی کھلی گمراہی تو کہتے ہیں ہم نے پایا اس پر اپنے باپ دادا کو۔“ ﴿وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰۗىِٕرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ﴾ (42/الشوریٰ:37) ”اور جو لوگ بچتے ہیں بڑے گناہ سے اور بے حیائیوں سے۔“

فَحْشَاءُ — قبیح گناہ۔ اعلانیہ برائی۔ آیت زیر مطالعہ۔

**ترکیب**

يَاْمُرُ کا فاعل هُوَ کی ضمیر ہے جو گذشتہ آیت کے الشَّيْطٰنِ کے لیے ہے۔ اس کا مفعول كُمْ کی ضمیر ہے جو گذشتہ آیت کے النَّاس کے لیے ہے۔ بِالسُّوْٓءِ اور اَلْفَحْشَاءِ، دونوں متعلق فعل ہیں۔ اَلْفَحْشَاءِ سے پہلے حرف جر ”بِ“ محذوف ہے اس لیے یہ مجرور ہے۔ اَنْ تَقُوْلُوْا میں اَنْ سے پہلے يَاْمُرُكُمْ محذوف ہے۔

**ترجمہ**

| اِنَّمَا | يَاْمُرُكُمْ | بِالسُّوْٓءِ | وَالْفَحْشَاۗءِ |
|---|---|---|---|
| کچھ نہیں سوائے اس کے کہ | وہ ترغیب دیتا ہے تم لوگوں کو | برائی کی | اور کھلی گمراہی کی |

| وَاَنْ | تَقُوْلُوْا | عَلَى اللّٰهِ | مَا لَا | تَعْلَمُوْنَ |
|---|---|---|---|---|
| اور یہ کہ | تم لوگ کہو | اللہ پر | وہ جو | تم لوگ نہیں جانتے |

## آیت نمبر(170)

320

﴿وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْــًٔـا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۷۰﴾﴾

| ل ف و |
|---|

(ن) لَفْوًا کس چیز کو کم کرنا۔

(افعال) اِلْفَاءً کسی چیز کو پالینا۔آیت زیرِ مطالعہ۔

**ترکیب**

اِذَا شرطیہ ہے۔قِيْلَ سے اَنْزَلَ اللّٰهُ تک شرط ہے اور قَالُوْا سے اٰبَآءَ نَا تک جواب شرط ہے۔قِيْلَ لَهُمْ میں هُمْ کی ضمیر آیت نمبر 2/168 کے النّاس کے لیے ہے۔قَالُوْا بَلْ میں بَلْ سے پہلے كَلَّا محذوف ہے۔(آیت ۲/۸۸۔نوٹ۔۱)۔ عَلَيْهِ میں ہِ کی ضمیر مَا کی ضمیر عائد ہے۔اَوَلَوْا میں همزۂ استفہام ہے اور لَوْ شرطیہ ہے۔آگے کا پورا جملہ شرط ہے اور اس کا جواب شرط محذوف ہے۔اُردو میں محذوف جواب شرط''تب بھی'' بنتا ہے۔كَانَ کا اسم اٰبَآءُ هُمْ ہے،اس لیے اس کا مضاف اٰبَآءُ رفع میں ہے۔لَا يَعْقِلُوْنَ اور لَا يَهْتَدُوْنَ، دونوں فعلیہ جملے اس کی خبر ہیں۔شَيْئًا مفعول مطلق ہے۔(آیت ۲/۴۸۔نوٹ۔۲)

**ترجمہ**

| وَاِذَا | قِيْلَ | لَهُمُ | اتَّبِعُوْا | مَآ | اَنْزَلَ | اللّٰهُ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اور جب بھی | کہا جاتا ہے | ان لوگوں سے | تم لوگ پیروی کرو | اس کی جو | اتارا | اللہ نے |

| قَالُوْا | بَلْ | نَتَّبِعُ | مَآ | اَلْفَيْنَا | عَلَيْهِ |
|---|---|---|---|---|---|
| تو وہ لوگ کہتے ہیں | (ہرگز نہیں) بلکہ | ہم پیروی کرتے ہیں | اس کی | ہم نے پایا | جس پر |

| اٰبَآءَنَا | اَوَلَوْ | كَانَ اٰبَآؤُهُمْ | لَا يَعْقِلُوْنَ | شَيْئًا |
|---|---|---|---|---|
| اپنے باپ دادا کو | تو کیا اگر | ان کے باپ دادا | عقل نہیں کرتے تھے | ذرا بھی |

| وَّلَا يَهْتَدُوْنَ |
|---|
| اور نہ ہی ہدایت پاتے تھے(تب بھی) |

**نوٹ۔1**

مسئلہ یہ ہے کہ ہر گروہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کے باپ دادا اور بزرگ ہدایت پر تھے جب کہ دوسرے گمراہ تھے۔اس مسئلہ کو حل کرنے کے لیے اس آیت میں ایک کسوٹی دے دی گئی ہے۔بزرگوں کے جن اقوال و اعمال کی سند مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ میں یعنی قرآن اور حدیث میں ملتی ہے ان کی تقلید کرنا درست ہے۔اگر بزرگوں کی کچھ باتوں کی سند قرآن و حدیث میں موجود نہیں ہے تو زیادہ امکان یہی ہے کہ وہ بزرگوں کی باتیں نہیں ہیں بلکہ انہیں غلط طور پر ان کے نام سے منسوب کر دیا گیا ہے۔اس لیے ہماری عافیت اس میں ہے کہ کسی بات کو قبول کرنے سے پہلے اس کی سند کے متعلق معلومات ضرور حاصل کر لیں اور اندھی تقلید نہ کریں۔

## آیت نمبر (171)

﴿ وَمَثَلُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا كَمَثَلِ الَّذِىۡ يَنۡعِقُ بِمَا لَا يَسۡمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ؕ صُمٌّۢ بُكۡمٌ عُمۡىٌ فَهُمۡ لَا يَعۡقِلُوۡنَ ﴾ 320

**ن ع ق**

(ض) نَعْقًا: کوّے کا کائیں کائیں کرنا۔ چرواہے کا جانور ہانکنے کیلئے آواز نکالنا۔ ہانک پکار کرنا۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

**ن د و**

(ن) نَدْوًا: مجلس میں جمع ہونا۔ مجلس میں جمع کرنا۔

**ن د ی**

(س) نَدِیَ: گیلا ہونا۔ تر ہونا۔

نَادٍ: فَاعِلٌ کا وزن ہے۔ لیکن اسم ذات کے طور پر مجلس اور اہل مجلس کے معانی میں آتا ہے۔ ﴿وَتَاۡتُوۡنَ فِىۡ نَادِيۡكُمُ الۡمُنۡكَرَ ؕ﴾ (29/ العنکبوت:29) ''اور تم لوگ آتے ہو اپنی مجلس میں برائی کے ساتھ۔'' ﴿فَلۡيَدۡعُ نَادِيَهٗ ۙ﴾ (96/ العلق:17) ''پس اسے چاہیے کہ وہ بلائے اپنے اہل مجلس کو۔''

نَدِیٌّ: اسم نسبت ہے۔ مجالس والا۔ مجلسی (بیٹھک باز)۔ ﴿اَىُّ الۡفَرِيۡقَيۡنِ خَيۡرٌ مَّقَامًا وَّ اَحۡسَنُ نَدِيًّا﴾ (19/ مریم:73) ''دونوں فریقوں میں سے کون بہتر ہے بلحاظ رتبہ کے اور زیادہ اچھا ہے بطور مجالس والے کے۔''

(مفاعلہ) نِدَاءً: بلند آواز سے پکارنا (خشک حلق سے نہیں بلکہ تر حلق سے بلند آواز نکلتی ہے)۔ ﴿وَنَادٰۤى اَصۡحٰبُ الۡجَـنَّةِ اَصۡحٰبَ النَّارِ﴾ (7/ الاعراف:44) ''اور آواز دیں گے جنت والے آگ والوں کو۔''

نِدَاءٌ: اسم ذات بھی ہے۔ بلند آواز۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

مُنَادٍ: اسم الفاعل ہے۔ آواز دینے والا۔ پکارنے والا۔ ﴿رَبَّنَاۤ اِنَّنَا سَمِعۡنَا مُنَادِيًا يُّنَادِىۡ لِلۡاِيۡمَانِ﴾ (۳/ آل عمران:193) ''اے ہمارے رب! بیشک ہم نے سنا ایک ندا دینے والے کو جو ندا دیتا ہے ایمان کے لیے۔''

(تفاعل) تَنَادٍ: ایک دوسرے کو پکارنا۔ ﴿فَتَنَادَوۡا مُصۡبِحِيۡنَ ۙ﴾ (68/ القلم:21) ''تو انہوں نے ایک دوسرے کو پکارا صبح ہوتے ہی۔''

**ترکیب**

مَثَلُ مضاف ہے۔ اَلَّذِيۡنَ مضاف الیہ ہے، جس کا صلہ كَفَرُوۡا ہے۔ یہ پورا فقرہ مبتداء ہے۔ مَثَلِ بھی مضاف ہے اور حرفِ جر ''کَ'' کی وجہ سے جر میں ہے۔ اَلَّذِىۡ اس کا مضاف الیہ ہے اور یہ فقرہ خبر ہے۔ يَنۡعِقُ سے نِدَاءً تک اَلَّذِىۡ کا صلہ ہے۔ صُمٌّ، بُكۡمٌ اور عُمۡىٌ یہ تینوں خبریں ہیں اور ان کا مبتداء هُمۡ محذوف ہے۔

| يَنۡعِقُ | كَمَثَلِ الَّذِيۡ | كَفَرُوۡا | وَمَثَلُ الَّذِيۡنَ |
|---|---|---|---|
| جو ہانک پکار کرتا ہے | اس کی مثال کی مانند ہے | کفر کیا | اور ان لوگوں کی مثال جنہوں نے |

| بُكۡمٌ | صُمٌّ | وَّنِدَآءً ؕ | دُعَآءً | اِلَّا | لَا يَسۡمَعُ | بِمَا |
|---|---|---|---|---|---|---|
| گونگے ہیں | بہرے ہیں | اور آواز کے | دعا کے | سوائے | سن کر نہیں سمجھتا | اس کو جو |

| لَا يَعۡقِلُوۡنَ | فَهُمۡ | عُمۡيٌ |
|---|---|---|
| عقل نہیں کرتے | پس وہ لوگ | اندھے ہیں |

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۃ البقرۃ (۲)

## آیت نمبر (172)

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا كُلُوۡا مِنۡ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقۡنٰكُمۡ وَ اشۡكُرُوۡا لِلّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ اِیَّاهُ تَعۡبُدُوۡنَ ﴿۱۷۲﴾ ﴾

**ترکیب**

یٰۤاَیُّهَا حرف ندا ہے اور اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا منادیٰ ہے۔ فعل امر كُلُوۡا کا فاعل اس میں شامل اَنۡتُمۡ کی ضمیر ہے۔ اس کا مفعول محذوف ہے جو کہ رِزۡقَكُمۡ ہوسکتا ہے۔ مِنۡ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقۡنٰكُمۡ متعلق فعل ہے۔ طَیِّبٰتِ صفت ہے جس کا موصوف محذوف ہے، مِنۡ کی وجہ سے حالتِ جر میں ہے اور مضاف ہے۔ اس کا مضاف الیہ مَا ہے۔ شروع سے وَاشۡكُرُوۡا لِلّٰهِ تک دونوں جملے جواب شرط ہیں۔ ان کی شرط اگلہ جملہ ہے۔ كُنۡتُمۡ تَعۡبُدُوۡنَ ماضی استمراری ہے، لیکن اِنۡ شرطیہ کی وجہ سے ترجمہ حال میں ہوگا۔

**ترجمہ**

| یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ | اٰمَنُوۡا | كُلُوۡا | مِنۡ طَیِّبٰتِ مَا |
|---|---|---|---|
| اے لوگوں جو | ایمان لائے ہو | تم لوگ کھاؤ | اس کی پاکیزہ (چیزوں) سے جو |

| رَزَقۡنٰكُمۡ | وَاشۡكُرُوۡا | لِلّٰهِ | اِنۡ كُنۡتُمۡ | اِیَّاهُ |
|---|---|---|---|---|
| ہم نے عطا کیا تم لوگوں کو | اور تم لوگ شکر کرو | اللہ کا | اگر تم لوگ | صرف اس کی ہی |

| تَعۡبُدُوۡنَ |
|---|
| بندگی کرتے ہو |

## آیت نمبر (2/ البقرہ:173)

﴿ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیۡكُمُ الۡمَیۡتَةَ وَ الدَّمَ وَ لَحۡمَ الۡخِنۡزِیۡرِ وَ مَاۤ اُهِلَّ بِهٖ لِغَیۡرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضۡطُرَّ غَیۡرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ فَلَاۤ اِثۡمَ عَلَیۡهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۱۷۳﴾ ﴾

**خ ن ز**

(س) خَنَزًا — گوشت کا سڑا ہوا والا ہونا۔ بد بودار ہونا۔

خِنۡزِیۡرٌ — ج خَنَازِیۡرُ۔ گلے کی گلٹی۔ سور۔ ﴿ وَجَعَلَ مِنۡهُمُ الۡقِرَدَةَ وَالۡخَنَازِیۡرَ ﴾ (5/المائدہ:60)

"اور اس نے بنائے ان میں سے بندر اور سور۔"

**ہ ل ل**

(ن) هَلًّا — نیا چاند ظاہر ہونا۔ قمری مہینہ شروع ہونا۔

ھِلَالٌ ج اَھِلَّۃٌ۔ ابتدائی اور آخری راتوں کا باریک چاند۔ ﴿یَسْـَٔلُوْنَکَ عَنِ الْاَھِلَّۃِ ط﴾ (2/البقرہ:189)
''یہ لوگ پوچھتے ہیں آپؐ سے باریک چاندوں کے بارے میں۔''

(افعال) اِھْلَالًا نیا چاند دیکھ کر آواز دینا۔ پکارنا۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

**ترکیب**

حَرَّمَ کا فاعل اس کی ھُوَ کی ضمیر ہے جو اللہ کے لیے ہے۔ عَلَیْکُمْ متعلق فعل ہے۔ اَلْمَیْتَۃَ ۔ اَلدَّمَ ۔ لَحْمَ الْخِنْزِیْرِ اور مَا، یہ سب حَرَّمَ کے مفعول ہیں۔ مَا موصولہ ہے، اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ اس کا صلہ ہے۔ مَنْ شرطیہ ہے۔ اُضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ شرط ہے جب کہ فَلَآ اِثْمَ عَلَیْہِ جواب شرط ہے۔ اُضْطُرَّ باب افتعال کا ماضی مجہول ہے۔ غَیْرَ بَاغٍ حال ہے اس لیے مضاف غَیْرَ پر نصب آئی ہے اور بَاغٍ مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالتِ جر میں ہے۔ عَادٍ سے پہلے غَیْرَ محذوف ہے۔ اس لیے یہ حالت جرّ میں ہے اور یہ بھی حال ہے۔ فَلَآ اِثْمَ میں لائے نفی جنس ہے اس لیے اِثْمَ تنوین کے بغیر حالت نصب میں آیا ہے۔

| وَالدَّمَ | اَلْمَیْتَۃَ | عَلَیْکُمُ | حَرَّمَ | اِنَّمَا |
|---|---|---|---|---|
| اور خون کو | مردار کو | تم لوگوں پر | اس نے حرام کیا | کچھ نہیں سوائے اس کے کہ |

| فَمَنِ | لِغَیْرِ اللّٰہِ ج | بِہٖ | اُھِلَّ | وَمَآ | وَلَحْمَ الْخِنْزِیْرِ |
|---|---|---|---|---|---|
| پس جو | اللہ کے بغیر | جس پر | پکارا گیا | اور اس کو | اور سور کے گوشت کو |

| وَّلَا عَادٍ | غَیْرَ بَاغٍ | اضْطُرَّ |
|---|---|---|
| اور نہ حد سے گزرنے والا ہو | اس حال میں کہ نہ بغاوت کرنے والا ہو | لاچار کیا گیا |

| رَّحِیْمٌ | غَفُوْرٌ | اِنَّ اللّٰہَ | عَلَیْہِ ط | فَلَآ اِثْمَ |
|---|---|---|---|---|
| ہر حال میں رحم کرنے والا ہے | بے انتہا بخشنے والا ہے | یقیناً اللہ | اس پر | تو کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں ہے |

**نوٹ۔1**

اس آیت میں وَمَا اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ کے الفاظ نسبتاً زیادہ غور طلب ہیں۔ مردار، خون اور سور کا نام لینے کے بعد کسی چیز کا نام نہیں لیا گیا بلکہ وَمَا (اور اس کو) کہا گیا جس کی وجہ سے اس میں عمومیت پیدا ہوگئی اور اس میں ہر وہ چیز (صرف جانور نہیں) شامل ہوجائے گی جس پر آیت کے اس حصے کا اطلاق ہوگا۔ اسی طرح اُھِلَّ (پکارا گیا) کے ساتھ نام کے لفظ کا صراحتاً ذکر نہیں کیا گیا۔ اس وجہ سے اس میں بھی عمومیت پیدا ہوئی اور اس میں نام پکارنے کے علاوہ دیگر نیتیں بھی شامل ہوگئیں۔ اس بنیاد پر علماء کرام چار صورتوں کو حرام قرار دیتے ہیں جس کی تفصیل معارف القرآن میں دی ہوئی ہے۔ ہم اُن چار صورتوں کی صرف نشاندہی کر دیتے ہیں۔

1۔ ایسا جانور جس کو ذبح کرتے وقت اللہ کے علاوہ کسی اور کا نام لیا جائے۔
2۔ ایسا جانور جس کو ذبح کرتے وقت نام تو اللہ کا لیا جائے لیکن اس سے مقصود غیر اللہ کا تقرب ہو۔
3۔ کسی جانور پر علامت لگا کر غیر اللہ کے تقرب اور تعظیم کے خیال سے چھوڑ دیا جائے اور اس سے کوئی

کام وغیرہ نہ لیا جائے، تو یہ عمل حرام ہے۔ البتہ کوئی دوسرا شخص ایسا کوئی جانور خرید کر اگر ذبح کر کے کھائے تو اس کے لیے حلال ہے۔
4۔ جانوروں کے علاوہ دوسری چیزیں مثلاً مٹھائی یا کھانا وغیرہ بھی حرام ہیں جن پر غیر اللہ کے نام کی نذر (منت) مانی گئی ہو۔

## آیت نمبر (174)

﴿اِنَّ الَّذِیۡنَ یَکۡتُمُوۡنَ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ مِنَ الۡکِتٰبِ وَ یَشۡتَرُوۡنَ بِہٖ ثَمَنًا قَلِیۡلًا ۙ اُولٰٓئِکَ مَا یَاۡکُلُوۡنَ فِیۡ بُطُوۡنِہِمۡ اِلَّا النَّارَ وَ لَا یُکَلِّمُہُمُ اللّٰہُ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ وَ لَا یُزَکِّیۡہِمۡ ۚۖ وَ لَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۱۷۴﴾﴾

ب ط ن

(ن) بَطَنَ: چھپا ہوا ہونا۔ پوشیدہ ہونا۔ ﴿وَ لَا تَقۡرَبُوا الۡفَوَاحِشَ مَا ظَہَرَ مِنۡہَا وَ مَا بَطَنَ ۚ﴾ (6/الانعام:151) ''اور تم لوگ قریب مت جاؤ بے حیائیوں کے، جو ظاہر ہوا اس سے اور جو پوشیدہ رہا۔''

بَاطِنٌ: اسم الفاعل کے وزن پر صفت ہے۔ پوشیدہ ہونے والا یعنی پوشیدہ۔ ﴿وَ ذَرُوۡا ظَاہِرَ الۡاِثۡمِ وَ بَاطِنَہٗ ؕ﴾ (6/الانعام:120) ''اور تم لوگ چھوڑ دو گناہ کے ظاہر کو اور اس کے پوشیدہ کو۔''

بِطَانَۃٌ: ج بَطَائِنُ۔ راز دار۔ بھیدی۔ کپڑے کا استر۔ ﴿لَا تَتَّخِذُوۡا بِطَانَۃً مِّنۡ دُوۡنِکُمۡ﴾ (3/آل عمران:118) ''تم لوگ مت بناؤ کسی کو راز دار اپنوں کے سوا۔'' ﴿مُتَّکِـِٕیۡنَ عَلٰی فُرُشٍۭ بَطَآئِنُہَا مِنۡ اِسۡتَبۡرَقٍ ؕ﴾ (55/الرحمن:54) ''ٹیک لگائے ہوئے بچھونوں پر، ان کے استر بھڑکیلے ریشم کے ہوں گے۔''

بَطۡنٌ: ج بُطُوۡنٌ۔ پیٹ۔ کسی وادی کا نشیبی حصہ۔ ﴿فَمِنۡہُمۡ مَّنۡ یَّمۡشِیۡ عَلٰی بَطۡنِہٖ ۚ﴾ (24/النور:45) ''تو ان میں سے کوئی ہے جو چلتا ہے اپنے پیٹ کے بل۔'' ﴿وَ ہُوَ الَّذِیۡ کَفَّ اَیۡدِیَہُمۡ عَنۡکُمۡ وَ اَیۡدِیَکُمۡ عَنۡہُمۡ بِبَطۡنِ مَکَّۃَ﴾ (48/الفتح:24) ''اور وہی ہے جس نے روکا ان کے ہاتھوں کو تم سے اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے مکہ کے نشیب میں۔'' اس کی جمع بُطُوۡن آیت زیرِ مطالعہ میں آئی ہے۔

### ترکیب

یَکۡتُمُوۡنَ کا مفعول مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ ہے۔ بِہٖ میں ہٖ کی ضمیر مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ کے لیے ہے۔ مَا یَاۡکُلُوۡنَ سے النَّارَ تک جملہ منفی ہے اس لیے اِلَّا غیر مؤثر ہے اور یَاۡکُلُوۡنَ کا مفعول ہونے کی وجہ سے النَّارَ منصوب ہے۔

### ترجمہ

| اِنَّ الَّذِیۡنَ | یَکۡتُمُوۡنَ | مَاۤ | اَنۡزَلَ | اللّٰہُ | مِنَ الۡکِتٰبِ |
|---|---|---|---|---|---|
| بے شک وہ لوگ جو | چھپاتے ہیں | اس کو جو | اُتارا | اللہ نے | کتاب میں سے |

| وَیَشۡتَرُوۡنَ | بِہٖ | ثَمَنًا قَلِیۡلًا | اُولٰٓئِکَ | مَا یَاۡکُلُوۡنَ |
|---|---|---|---|---|
| اور وہ لوگ خریدتے ہیں | اس کے بدلے | تھوڑی قیمت | وہ لوگ | نہیں کھاتے |

| فِیۡ بُطُوۡنِہِمۡ | اِلَّا | النَّارَ | وَلَا یُکَلِّمُہُمُ | اللّٰہُ | یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ |
|---|---|---|---|---|---|
| اپنے پیٹوں میں | مگر | آگ | اور کلام نہیں کرے گا ان سے | اللہ | قیامت کے دن |

| | | |
|---|---|---|
| وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۚ | وَلَهُمْ | عَذَابٌ اَلِيْمٌ 355 |
| اور نہ ان کا تزکیہ کرے گا | اور ان کے لیے ہے | ایک دردناک عذاب |

نوٹ-1

يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ کی تفسیر نعیمی میں ان الفاظ سے وضاحت کی گئی ہے ''چھپانا یہ بھی ہے کہ کتاب کے مضمون پر کسی کو مطلع نہ ہونے دیا جائے۔'' آج کل ہمارے معاشرے میں کچھ لوگ درسِ قرآن میں جانے سے اور ترجمہ و تفسیر سے قرآن کا مطالعہ کرنے سے لوگوں کو روکتے ہیں اور یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ علم کتابوں میں نہیں ملتا۔ ایسے لوگوں کو ٹھنڈے دل سے سوچنا چاہیے کہ وہ کس جرم کا ارتکاب کر رہے ہیں۔

## آیت نمبر (175)

﴿ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴿١٧٥﴾ ﴾

ترکیب

فَمَآ میں اسم تعجب ہے اور مبتداء ہے۔ اَصْبَرَ فعل، اس کا فاعل اس میں شامل هُوَ کی ضمیر ہے جو مَا کے لیے ہے اور هُمْ اس کی ضمیر مفعولی ہے۔ اَصْبَرَ هُمْ جملہ فعلیہ مبتداء مَا کی خبر ہے اور عَلَى النَّارِ متعلق خبر ہے۔

ترجمہ

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اُولٰٓئِكَ | الَّذِيْنَ | اشْتَرَوُا | الضَّلٰلَةَ | بِالْهُدٰى | وَالْعَذَابَ | بِالْمَغْفِرَةِ ۚ |
| وہی لوگ ہیں | جنہوں نے | خریدا | گمراہی کو | ہدایت کے بدلے | اور عذاب کو | مغفرت کے بدلے |

| | | | |
|---|---|---|---|
| فَمَآ | اَصْبَرَ | هُمْ | عَلَى النَّارِ |
| تو کس چیز نے | صبر دیا | ان کو | آگ پر |

نوٹ-1

اُوپر ترکیب میں بتایا گیا ہے کہ مَا اسم تعجب ہے۔ اس سلسلہ میں یہ سمجھ لیں کہ مَآ اَفْعَلَهٗ اور اَفْعِلْ بِهٖ دو وزن ہیں جو اظہارِ تعجب کے لیے آتے ہیں اور ان کو ''تعجب کے دوصیغے'' (صِيْغَتَا التَّعَجُّبِ) کہتے ہیں۔ جیسے مَآ اَحْسَنَهٗ (کس چیز نے حسین بنایا اس کو) یا مَآ اَحْسَنَ رَشِيْدًا (کس چیز نے حسین بنایا رشید کو)۔ اس کی ترکیب اُوپر بتا دی گئی ہے اور لفظی ترجمہ بھی دے دیا گیا ہے لیکن اس کا مفہوم یہ ہے کہ رشید کتنا حسین ہے۔ اس طرح مَآ اَصْبَرَ هُمْ عَلَى النَّارِ کا مفہوم یہ ہے کہ وہ لوگ کتنے ثابت قدم ہیں آگ پر۔

اسی طرح اَحْسِنْ بِهٖ یا اَحْسِنْ بِرَشِيْدٍ میں اَحْسِنْ فعل امر ہے۔ بِ زائدہ ہے اور ہٖ ضمیر مفعولی ہے۔ بِرَشِيْدٍ میں بھی بِ زائدہ ہے اور رَشِيْدٍ مفعول ہے۔ اس طرح اس کا لفظی ترجمہ ہوگا کہ تو خوبصورتی دے اس کو یعنی تو خوبصورت سمجھ اس کو اور تو خوبصورتی دے رشید کو یا تو خوبصورت سمجھ رشید کو۔ لیکن مفہوم یہی ہے کہ رشید کتنا خوبصورت ہے۔

## آیت نمبر (176)

﴿ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِي الْكِتٰبِ لَفِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ﴿١٧٦﴾ ع ﴾

ب ع د

355

(ک) بُعْدًا دُور ہونا۔ ﴿ وَلٰكِنْۢ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ؕ ﴾ (9/التوبہ: 42) ''اور لیکن دور ہوئی ان پر مسافت۔''

(س) بَعْدًا تباہ و برباد ہونا۔ ہلاک ہونا۔ ﴿ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ۟ ﴾ (11/ہود: 95) ''خبردار! ہلاکت ہے اہلِ مدین کے لیے جیسے ہلاک ہوئے ثمود۔''

بَعِيْدٌ فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت ہے۔ دور۔ ﴿ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۟ ﴾ (22/الحج: 12) ''یہی دور کی گمراہی ہے۔''

بُعْدٌ اسم ذات ہے۔ دوری یا فاصلہ۔ ہلاکت۔ ﴿ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ ﴾ (43/الزخرف: 38) ''کاش میرے اور تیرے مابین دو مشرقوں کا فاصلہ ہوتا''۔ ہلاکت کے مفہوم کے لیے اوپر آیت نمبر ۱۱/۹۵ دیکھیں۔

بَعْدُ ظرف زمان ہے۔ کسی کے پیچھے یا بعد۔ یہ زیادہ تر مضاف بن کر آتا ہے۔ اگر اس کا مضاف الیہ مذکور ہو تو ظرف ہونے کی وجہ سے بَعْدَ آتا ہے اور اگر محذوف ہو تو پھر یہ مبنی برضمہ (بَعْدُ) ہوتا ہے۔ ﴿ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا ﴾ (۳/آل عمران: 8) ''اے ہمارے رب! تو ٹیڑھا مت کر ہمارے دلوں کو اس کے بعد کہ تو نے ہدایت دی ہم کو۔'' ﴿ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ﴾ (2/البقرہ: 52) ''پھر ہم نے معاف کیا تم لوگوں کو اس کے بعد۔'' ﴿ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ؕ ﴾ (30/الروم: 4) ''اللہ کے لیے ہی ہیں سب کام اس سے پہلے اور اس کے بعد۔''

(افعال) اِبْعَادًا دور کرنا۔ دور رکھنا۔

مُبْعَدٌ اسم المفعول ہے۔ دور کیا ہوا۔ دور رکھا ہوا۔ ﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى ۙ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ۟ ۙ ﴾ (21/الانبیاء: 101) ''بیشک جن لوگوں کے لیے آگے آئی ہماری طرف سے نیکی وہ لوگ اس سے دور رکھے جائیں گے۔''

(مفاعلہ) مُبَاعَدَةً کسی کو کسی سے دور کرنا۔

بَاعِدْ فعل امر ہے۔ تو دور کر دے۔ ﴿ رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا ﴾ (34/سبا: 19) ''اے ہمارے رب! تو دور کر دے یعنی دراز کر دے ہمارے سفروں کے درمیان کو۔''

## ترکیب

ذٰلِكَ کا اشارہ گذشتہ آیت میں مذکور عذاب کی طرف ہے۔ بِاَنَّ کا بِ سببیہ ہے۔ اَنَّ کا اسم لفظ اَللّٰهَ ہے، اس لیے منصوب ہے۔ نَزَّلَ الْكِتٰبَ جملہ فعلیہ اَنَّ کی خبر ہے۔ اس لیے ترجمہ میں لفظ ''ہے'' کا اضافہ ہوگا۔ بِالْحَقِّ متعلق خبر ہے۔ اَلَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِي الْكِتٰبِ، یہ پورا جملہ اِنَّ کا اسم ہے، اس کی خبر محذوف ہے۔ جو قَآئِمٌ ہو سکتی ہے۔ لَفِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ قائم مقام خبر ہے۔

## ترجمہ

| وَاِنَّ | بِالْحَقِّ ؕ | الْكِتٰبَ | نَزَّلَ | اللّٰهَ | بِاَنَّ | ذٰلِكَ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اور یقیناً | حق کے ساتھ | کتاب کو | اُتارا ہے | اللہ نے | اس سبب سے کہ | وہ |

| لَفِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ | فِي الْكِتٰبِ | اخْتَلَفُوْا | الَّذِيْنَ |
|---|---|---|---|
| وہ لوگ دور کی مخالفت میں ہیں | کتاب میں | اختلاف کیا | جن لوگوں نے |

**نوٹ-1**

اہل کتاب نے اللہ کے دین کو اتنا مسخ کردیا تھا کہ یہ معلوم کرنا ممکن نہ رہا کہ حلال کیا ہے، حرام کیا ہے، اور حق کیا ہے، باطل کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے قرآن نازل کرکے حق و باطل کو پوری طرح واضح کردیا۔ دور کی مخالفت سے مراد یہ ہے کہ انسان کسی چیز کی مخالفت میں اتنی دور نکل جائے کہ اسے اپنے نفع و نقصان کا بھی ہوش نہ رہے اور وہ مغفرت کو چھوڑ کر عذاب خریدنے لگے۔

## آیت نمبر (177)

﴿ لَيۡسَ الۡبِرَّ اَنۡ تُوَلُّوۡا وُجُوۡهَكُمۡ قِبَلَ الۡمَشۡرِقِ وَالۡمَغۡرِبِ وَلٰكِنَّ الۡبِرَّ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَ الۡمَلٰٓئِكَةِ وَالۡكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الۡمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الۡقُرۡبٰى وَالۡيَتٰمٰى وَالۡمَسٰكِيۡنَ وَابۡنَ السَّبِيۡلِۙ وَ السَّآئِلِيۡنَ وَ فِى الرِّقَابِ ۚ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَ الۡمُوۡفُوۡنَ بِعَهۡدِهِمۡ اِذَا عٰهَدُوۡا ۚ وَ الصّٰبِرِيۡنَ فِى الۡبَاۡسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيۡنَ الۡبَاۡسِ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ صَدَقُوۡا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُتَّقُوۡنَ ﴿۱۷۷﴾ ﴾

**ی ت م**

(س) يَتَمًا: چھوٹے بچے کا والدین کی شفقت سے محروم ہونا۔

يَتِيۡمٌ: ج يَتَامٰى ۔ فَعِيۡلٌ کے وزن پر صفت ہے انسانوں میں ایسا بچہ جس کا باپ مر گیا ہو۔ جانوروں میں ایسا بچہ جس کی ماں مرگئی ہو۔ آیت زیر مطالعہ۔

**س ب ل**

(ن) سَبۡلًا: لٹکنا۔ بہنا۔ رواں دواں ہونا۔

سَبِيۡلٌ: جمع سُبُلٌ ۔ فَعِيۡلٌ کا وزن ہے۔ متعدد معانی میں آتا ہے۔

(۱) آسان راستہ۔ کھلی سڑک۔ ﴿ وَ اِنَّهَا لَبِسَبِيۡلٍ مُّقِيۡمٍ ﴿۷۶﴾ ﴾ (15/ الحجر: 76) ”اور یقیناً وہ یعنی بستی ایک مستقل سڑک پر واقع ہے۔“ ﴿ الَّذِىۡ جَعَلَ لَكُمُ الۡاَرۡضَ مَهۡدًا وَّ جَعَلَ لَكُمۡ فِيۡهَا سُبُلًا ﴾ (43/ الزخرف: 10) ”جس نے بنایا تمہارے لیے زمین کو فرش اور اس نے بنائے تمہارے لیے اس میں راستے۔“ (۲) راہ۔ طریقہ (کسی نظریہ یا ضابطہ کے مطابق عمل کرنے کا طریقہ۔“ ﴿ وَ يَتَّبِعۡ غَيۡرَ سَبِيۡلِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى ﴾ (4/ النساء: 115) ”اور جس نے پیروی کی مومنوں کے طریقے کے علاوہ، تو ہم پھیر دیں گے اس کو اُدھر جدھر وہ پھرا۔“ ﴿ وَ لِتَسۡتَبِيۡنَ سَبِيۡلُ الۡمُجۡرِمِيۡنَ ﴿۵۵﴾ ﴾ (6/ الانعام: 55) ”اور تاکہ واضح ہو جائے مجرموں کا طریقہ۔“ ﴿ وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدۡ هَدٰٮنَا سُبُلَنَا ؕ ﴾ (14/ ابراہیم: 12) ”اور ہمیں کیا ہے کہ ہم توکل نہ کریں اللہ پر اس حال میں کہ اس نے ہمیں راہنمائی دی ہے ہمارے طریقوں کی۔“

(۳) راہ۔ ذریعہ۔ (کسی تک پہنچنے یا خوشنودی حاصل کرنے کا ذریعہ)۔ ﴿ وَ اَنۡفِقُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ﴾ (2/ البقرہ: 195) ”اور تم لوگ خرچ کرو اللہ کی راہ میں۔“ ﴿ وَالَّذِيۡنَ جَاهَدُوۡا فِيۡنَا لَنَهۡدِيَنَّهُمۡ سُبُلَنَا ؕ ﴾ (29/ العنکبوت: 69) ”اور جن لوگوں نے جدوجہد کی ہمارے لیے ان کی ہم لازماً راہنمائی کریں گے اپنی راہوں کی۔“

(۴) الزام ۔ (کسی پر گرفت حاصل کرنے کا ذریعہ)۔ ﴿مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ﴾ 355
(9/التوبہ:91)''محسنوں پر کوئی الزام نہیں ہے۔''

| ر | ق | ب |
|---|---|---|

(ن) رَقُوْبًا نگہبانی کرنا۔ انتظار کرنا۔ کسی بات کا لحاظ کرنا۔ ﴿لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّ لَا ذِمَّةً﴾ (9/التوبہ:10)''وہ لوگ لحاظ نہیں کرتے کسی مومن سے قرابت داری کا اور نہ ذمہ داری کا۔''

رَقِيْبٌ فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت ہے۔ نگبانی کرنے والا۔ نگہبان۔ ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ۝۱۸﴾ (50/قٓ:18)''منہ سے نہیں نکلتی کوئی بات مگر یہ کہ اس کے پاس ہے ایک چوکس نگہبان۔''

رَقَبَةٌ ج رِقَابٌ۔ اسم ذات ہے۔ گردن (کیونکہ گردن کو مختلف سمت میں گردش دے کر انسان نگہبانی کرتا ہے)۔ ﴿فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ﴾ (5/المائدہ:89)''تو اس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے اس کے اوسط سے جو تم لوگ کھلاتے ہو اپنے گھر والوں کو یا ان کو (دس مسکینوں کو) کپڑا پہنانا ہے یا کسی گردن کا آزاد کرنا ہے۔'' تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ کسی غلام کو آزاد کرانے کے لیے عربی محاورہ ہے۔ ﴿فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ﴾ (47/محمد:4)''پس جب تم لوگ مقابل ہو ان کے جنہوں نے کفر کیا تو گردنوں کا مارنا ہے۔''

(تفعّل) تَرَقُّبًا کسی چیز سے بچنے کے لیے خود اپنی نگہبانی کرنا۔ چوکنا ہونا۔ ﴿فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ﴾ (28/القصص:21)''تو وہ نکلا وہاں سے ڈرتے ہوئے، اپنی نگہبانی کرتے۔''

(افتعال) اِرْتِقَابًا اہتمام سے انتظار کرنا۔

اِرْتَقِبْ فعل امر ہے۔ تو انتظار کر۔ ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۝۱۰﴾ (44/الدخان:10) ''پس تو انتظار کر اس دن کا جب آسمان لائے گا ایک واضح دھواں۔''

اسم الفاعل ہے۔ انتظار کرنے والا۔ ﴿فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ۝۵۹﴾ (44/الدخان:59)''پس تو انتظار کر، بے شک وہ لوگ بھی انتظار کرنے والے ہیں۔''

## ترکیب

اُستادِ محترم پروفیسر حافظ احمد یار صاحب مرحوم کی یہ رائے ہے، اور میرا ذہن اسی کو ترجیح دیتا ہے، کہ اَنْ تُوَلُّوْا سے وَالْمَغْرِبِ تک پورا جملہ لَيْسَ کا اسم ہے، جب کہ اَلْبِرَّ اس کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اسے تاکید کے لیے مقدم کیا گیا ہے اور اس پر لام جنس ہے۔ اَنْ کی وجہ سے تُوَلُّوْا مضارع منصوب ہے۔ اس کا فاعل اس میں شامل اَنْتُمْ کی ضمیر ہے، وُجُوْهَكُمْ مفعول ہے اور قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ متعلق فعل ہے۔

لٰكِنَّ کا اسم ہونے کی وجہ سے اَلْبِرَّ منصوب ہے اور مَنْ اس کی خبر ہے۔ یہ مَنْ موصولہ ہے اور اٰمَنَ بِاللّٰهِ سے اِذَا عَاهَدُوْا تک کے جملے اس کا صلہ ہیں۔ اَلْيَوْمَ سے اَلنَّبِيّٖنَ تک تمام الفاظ سے پہلے حرف جرّ ''بِ'' محذوف ہے اس لیے یہ سب مجرور ہیں۔

اٰتَی سے پہلے مَنْ محذوف ہے۔ اَلْمَالَ اس کا مفعول اوّل ہے۔ عَلٰی حُبِّہٖ متعلق فعل ہے اور اس 355 میں بہٖ کی ضمیر اَلْمَالَ کے لیے ہے۔ ذَوِی الْقُرْبٰی سے فِی الرِّقَابِ تک اٰتَی کے مفعول ثانی ہیں۔ اسی طرح اَقَامَ الصَّلٰوۃَ۔ اٰتَی الزَّکٰوۃَ اور اَلْمُوْفُوْنَ سے پہلے بھی مَنْ محذوف ہے۔

ترجمہ

| | | | |
|---|---|---|---|
| لَیْسَ الْبِرَّ | اَنْ تُوَلُّوْا | وُجُوْھَکُمْ | قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ |
| کل نیکی یہی نہیں ہے | کہ تم لوگ پھیر لو | اپنے چہروں کو | مغرب اور مشرق کی طرف |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| وَلٰکِنَّ | الْبِرَّ | مَنْ | اٰمَنَ | بِاللّٰہِ | وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ |
| اور لیکن (بلکہ) | نیکی | اس کی ہے جو | ایمان لایا | اللہ پر | اور آخری دن پر |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| وَالْمَلٰٓئِکَۃِ | وَالْکِتٰبِ | وَالنَّبِیّٖنَ ج | وَاٰتَی | الْمَالَ | عَلٰی حُبِّہٖ |
| اور فرشتوں پر | اور کتاب پر | اور نبیوں پر | اور (جس نے) دیا | مال | اس کی محبت کے باوجود |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ذَوِی الْقُرْبٰی | وَالْیَتٰمٰی | وَالْمَسٰکِیْنَ | وَابْنَ السَّبِیْلِ لا |
| قرابت داروں کو | اور یتیموں کو | اور مسکینوں کو | اور راستے کے بیٹے (مسافر) کو |

| | | | |
|---|---|---|---|
| وَالسَّآئِلِیْنَ | وَفِی الرِّقَابِ ج | وَاَقَامَ | الصَّلٰوۃَ |
| اور مانگنے والوں کو | اور غلاموں کو آزاد کرانے میں | اور (جس نے) قائم کیا | نماز کو |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَاٰتَی | الزَّکٰوۃَ ج | وَالْمُوْفُوْنَ | بِعَھْدِھِمْ | اِذَا |
| اور (جس نے) پہنچایا | زکوٰۃ کو | اور (جو) پورا کرنے والے ہیں | اپنے عہد کو | جب بھی |

| | | |
|---|---|---|
| عٰھَدُوْا ج | وَالصّٰبِرِیْنَ | فِی الْبَاْسَآءِ |
| وہ لوگ باہمی معاہدہ کریں | اور ثابت قدم رہنے والے | (فقر و فاقہ کی) سختیوں میں |

| | | | |
|---|---|---|---|
| وَالضَّرَّآءِ | وَحِیْنَ الْبَاْسِ ط | اُولٰٓئِکَ | الَّذِیْنَ |
| اور تکالیف میں | اور گھمسان کی جنگ کے وقت | یہ | وہ لوگ ہیں جنہوں نے |

| | | |
|---|---|---|
| صَدَقُوْا ط | وَاُولٰٓئِکَ | ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ |
| سچ کر دکھایا (نیکی کو) | اور یہ لوگ | ہی متقی ہیں |

نوٹ۔1

آیت نمبر۔ ۲/ ۲ کے نوٹ۔ ۱ میں وضاحت کی جا چکی ہے کہ عربی میں کسی قریبی چیز کی بلندی اور عظمت کے اظہار کے لیے اشارہ قریب کے بجائے اشارہ بعید استعمال کیا جاتا ہے۔ اسی لحاظ سے اس آیت میں اُولٰٓئِکَ کا ترجمہ ''وہ'' کے بجائے ''یہ'' کیا گیا ہے۔

نوٹ۔2

آسان عربی گرامر حصہ اوّل کے پیراگراف ۷:۱۹ میں آپ کو بتایا گیا تھا کہ لفظ ذُوْ (والا) جب مضاف بن کر آتا ہے تو رفع۔نصب اور جرّ میں یہ ذُوْ۔ ذَا۔ ذِی استعمال ہوتا ہے۔اب نوٹ کرلیں کہ اس کی جمع رفع میں ذَوُوْ اور نصب و جر دونوں میں ذَوِیْ آتی ہے۔اس آیت میں مفعول ہونے کی وجہ سے ذَوِی منصوب ہے۔

نوٹ۔3

یہ آیت تحویلِ قبلہ کے حکم کا تتمہ ہے۔اس حکم سے ذہنوں میں جو اُلجھن پیدا ہوئی تھی اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ انسان نیکی کے کسی جز کو ہی کل نیکی سمجھ بیٹھتا ہے۔اس آیت میں اسی غلطی کی نشاندہی کرنے کے بعد کل نیکی کی تعریف (definition) بیان کر دی گئی ہے۔

## آیت نمبر (178)

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰی ؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَ الْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَ الْاُنْثٰی بِالْاُنْثٰی ؕ فَمَنْ عُفِیَ لَهٗ مِنْ اَخِیْهِ شَیْءٌ فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَ اَدَآءٌ اِلَیْهِ بِاِحْسَانٍ ؕ ذٰلِكَ تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ رَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰی بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۷۸﴾ ﴾

ق ص ص

(ن) قَصًّا اور قَصَصًا: کسی چیز کو قینچی سے کاٹنا۔اس بنیادی مفہوم کے ساتھ زیادہ تر دو مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔(۱) کوئی واقعہ یا قصہ بیان کرنا۔سنانا۔(۲) کسی کے نقوش یا آثار پر چلنا۔پیچھا کرنا۔﴿ وَعَلَى الَّذِیْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَیْكَ مِنْ قَبْلُ ﴾ (16/ النحل:118) ''اور ان لوگوں پر جو یہودی ہوئے ہم نے حرام کیا اس کو جو ہم نے سنایا آپؐ کو اس سے پہلے۔'' ﴿ فَارْتَدَّا عَلٰۤى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿۶۴﴾ ﴾ (18/ الکھف:64) ''تو وہ دونوں واپس ہوئے اپنے نقشِ قدم پر پیچھا کرتے ہوئے۔''

قُصِّ اور اُقْصُصْ: فعل امر ہے (مضاعف میں فعل امر ادغام کے ساتھ اور ادغام کے بغیر، دونوں طرح استعمال ہوتا ہے)۔تو سنا۔تو پیچھا کر۔﴿ قَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّیْهِ ﴾ (28/ القصص:11) ''اور انہوں نے کہا ان کی بہن سے تو پیچھا کر ان کا۔'' ﴿ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۷۶﴾ ﴾ (7/ الاعراف:176) ''پس آپؐ بیان کریں واقعات شائد وہ لوگ غور و فکر کریں۔''

قِصَّةٌ: ج قِصَصٌ۔ اسم ذات ہے۔ واقعہ۔ قصہ۔ ﴿ لَقَدْ كَانَ فِیْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ ﴾ (12/ یوسف:111) ''یقیناً ان کے قصوں میں ایک عبرت ہے۔''

قِصَاصٌ: کسی جرم یا کسی کا بدلہ۔(یعنی کام کے آثار کا پیچھا کرتے ہوئے کام کرنے والے تک پہنچنا تاکہ اس کے ساتھ بھی وہی کام کیا جائے)۔آیت زیر مطالعہ۔

ح ر ر

(س) حَرَارًا: آزاد ہونا۔

355

| | | |
|---|---|---|
| (ن۔ض) | حَرَارَۃً | گرم ہونا۔ |
| | حُرٌّ | صفت ہے۔آزاد۔آیت زیر مطالعہ۔ |
| | حَرٌّ | اسم ذات ہے۔گرمی ﴿وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ﴾ (9/التوبہ:81)''اوران لوگوں نے کہا کہ تم لوگ مت نکلو گرمی میں۔'' |
| | حَرُوْرٌ | فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ ہے۔سخت گرمی۔لُو۔تیز دھوپ۔﴿وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ﴾ (35/فاطر:21)''اور نہ سایہ اور نہ تیز دھوپ۔'' |
| | حَرِيْرٌ | فَعِيْلٌ کا وزن ہے۔باریک ریشم۔﴿وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ﴾ (22/الحج:23)''اور ان کا لباس ہے اس میں باریک ریشم۔'' |
| (تفعیل) | تَحْرِيْرًا | کسی کو آزاد کرنا۔﴿فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ﴾ (4/النساء:92)''تو ایک مومن گردن یعنی غلام کا آزاد کرنا۔'' |
| | مُحَرَّرٌ | اسم المفعول ہے۔آزاد کیا ہوا۔﴿رَبِّ اِنِّيْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا﴾ (3/آل عمران:35)''اے میرے رب! میں نے نذر کیا تیرے لیے اس کو جو میرے پیٹ میں ہے آزاد کیا ہوا۔'' |

### ء ن ث

| | | |
|---|---|---|
| (ک) | اَنْثًا | نرم وملائم ہونا۔مادہ ہونا۔عورت ہونا۔ |
| | اُنْثٰى | ج اِنَاثٌ فُعْلٰى کا وزن ہے۔مادہ۔مونث۔﴿اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا﴾ (4/النساء:117)''وہ لوگ نہیں پکارتے اس کے یعنی اللہ کے علاوہ مگر کچھ عورتوں کو۔'' |

### ء د ی

| | | |
|---|---|---|
| (ض) | اَدْيًا | کسی کا حق پہچاننا۔حق دینا۔ |
| | اَدَاءٌ | اسم ذات ہے۔ادائیگی۔واپسی۔آیت زیر مطالعہ۔ |
| (تفعیل) | تَاْدِيَةً | حق دار کو اس کا حق واپس کرنا۔﴿وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ﴾ (3/آل عمران:75)''اور ان میں وہ بھی ہے جو کہ اگر تو امانت رکھے اس کے پاس ایک دینار تو وہ واپس نہیں کرے گا اس کو تیری طرف۔'' |
| | اَدِّ | فعل امر ہے۔تو واپس کر۔﴿اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ﴾ (44/الدخان:18)''کہ تم لوگ واپس کرو میری طرف اللہ کے بندوں کو۔'' |

### ترکیب

كُتِبَ ماضی مجہول ہے،اَلْقِصَاصُ اس کا نائب فاعل ہے جب کہ عَلَيْكُمْ اور فِي الْقَتْلٰى متعلق فعل ہیں۔اَلْحُرُّ۔وَالْعَبْدُ اور وَالْاُنْثٰى، تینوں مبتداء ہیں۔ان کی خبریں قِصَاصٌ محذوف ہیں جب کہ بِالْحُرِّ۔بِالْعَبْدِ اور بِالْاُنْثٰى متعلق خبر تھیں جواب قائم مقام خبر ہیں۔فَمَنْ مبتداء ہے اور عُفِيَ سے شَيْءٌ تک جملہ فعلیہ اس کی خبر ہے۔عُفِيَ ماضی مجہول ہے،شَيْءٌ اس کا نائب فاعل ہے جب کہ لَهٗ اور مِنْ اَخِيْهِ متعلق فعل ہیں۔لَهٗ میں ہٗ کی ضمیر مَنْ کے لیے ہے جو قاتل کے لیے آیا ہے۔اَخِيْ کا لفظ مقتول کے ولی کے لیے ہے اور اس کے ساتھ ہٖ کی ضمیر مَنْ یعنی قاتل کے لیے ہے۔فَاتِّبَاعٌ اور اَدَاءٌ مبتداء نکرہ ہیں کیونکہ عام قاعدے کا بیان ہے۔ان دونوں کی خبر محذوف ہے جو وَاجِبٌ یا لَازِمٌ ہوسکتی ہے۔بِالْمَعْرُوْفِ۔اِلَيْهِ اور بِاِحْسَانٍ متعلق خبر ہیں۔اِلَيْهِ میں ہٖ کی ضمیر اَخِيْ یعنی مقتول کے ولی کے لیے ہے۔ذٰلِكَ مبتداء ہے۔تَخْفِيْفٌ اس کی خبر اوّل ہے اور رَحْمَةٌ خبر ثانی ہے جب کہ مِنْ رَّبِّكُمْ متعلق خبر ہیں۔فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ شرط ہے اور فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ جواب شرط ہے۔

## ترجمہ

355

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| یٰۤاَیُّھَاالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا | کُتِبَ | عَلَیۡکُمُ | الۡقِصَاصُ | فِی الۡقَتۡلٰی ؕ |
| اے لوگو جو ایمان لائے ہو | فرض کیا گیا | تم لوگوں پر | بدلہ | مقتولوں میں (یعنی مقتولوں کا) |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| اَلۡحُرُّ | بِالۡحُرِّ | وَالۡعَبۡدُ | بِالۡعَبۡدِ | وَالۡاُنۡثٰی | بِالۡاُنۡثٰی ؕ |
| (قاتل) آزاد ہے (تو بدلہ ہے) | آزاد سے | اور غلام ہے | (تو) غلام سے | اور عورت ہے | (تو) عورت سے |

| | | |
|---|---|---|
| فَمَنۡ عُفِیَ لَہٗ | مِنۡ اَخِیۡہِ | شَیۡءٌ |
| پس جس کے لیے معاف کی گئی | اس کے بھائی (کی طرف) سے | کوئی چیز |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| فَاتِّبَاعٌۢ | بِالۡمَعۡرُوۡفِ | وَاَدَآءٌ | اِلَیۡہِ | بِاِحۡسَانٍ ؕ |
| تو پیروی کرنا ہے | بھلے طریقے سے | اور ادائیگی ہے | اس کی طرف | خوبصورت انداز سے |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ذٰلِکَ | تَخۡفِیۡفٌ | مِّنۡ رَّبِّکُمۡ | وَرَحۡمَۃٌ ؕ | فَمَنِ اعۡتَدٰی |
| یہ | ہلکا کرنا ہے | تمہارے رب (کی جانب) سے | اور رحمت ہے | پس جو زیادتی کرے گا |

| | | |
|---|---|---|
| بَعۡدَ ذٰلِکَ | فَلَہٗ | عَذَابٌ اَلِیۡمٌ |
| اس کے بعد | تو اس کے لیے | ایک دردناک عذاب ہے |

### نوٹ۔1

مادہ ''ق ت ل'' کی لغت آیت ۲/۷۲ کے تحت دی گئی ہے۔ وہاں پر لفظ قَتۡلٰی سہواً رہ گیا تھا۔ اب نوٹ کر لیں کہ فَعِیۡلٌ کے وزن پر قَتِیۡلٌ بمعنی مقتول آتا ہے اور اس کی جمع قَتۡلٰی ہے۔

### نوٹ۔2

عرب کے دو قبائل میں جنگ ہوئی جس میں طرفین کے بہت سے آدمی، آزاد۔ غلام اور عورتیں قتل ہو گئے۔ ابھی ان کا تصفیہ ہونے نہیں پایا تھا کہ دونوں قبیلوں نے اسلام قبول کر لیا۔ اس کے بعد قصاص لینے کی بات شروع ہوئی تو بڑے قبیلے نے کہا کہ ہم اس وقت تک راضی نہ ہوں گے۔ جب تک ہمارے غلام کے بدلے دوسرے کا آزاد آدمی اور عورت کے بدلے میں مرد قتل نہ کیا جائے۔ اس مطالبہ کی تردید میں یہ آیت نازل ہوئی کہ اَلۡحُرُّ بِالۡحُرِّ وَالۡعَبۡدُ بِالۡعَبۡدِ وَالۡاُنۡثٰی بِالۡاُنۡثٰی۔ اسلام نے اپنا عادلانہ قانون یہ نافذ کر دیا کہ جس نے قتل کیا ہے وہی قصاص میں قتل کیا جائے۔ قاتل اگر عورت یا غلام ہے تو اس کے بدلے میں کسی بے گناہ آزاد کو قتل کرنا ظلم ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ آیت کا حاصل اس کے سوا کچھ نہیں کہ جس نے قتل کیا ہے وہی قصاص میں قتل کیا جائے گا۔ (منقول از معارف القرآن)۔

معارف القرآن، تفہیم القران اور دیگر تفاسیر کے مطالعہ سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ آیت کے مذکورہ حصہ میں اصل حکم یہ ہے کہ یہ مت دیکھو کہ مقتول کون ہے۔ وہ خواہ آزاد ہو یا غلام ہو یا عورت ہو، بہر صورت قاتل کو گرفتار کرنا اسلامی اجتماعیت (یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا) یعنی حکومت پر اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے۔ پھر جب قاتل پر جرم ثابت ہو جائے تو یہ مت دیکھو کہ قاتل آزاد ہے یا غلام ہے یا عورت ہے، بہر صورت بدلے میں اس کو قتل کرنا حکومت پر فرض کیا گیا ہے۔ کسی صدر مملکت، حتیٰ کہ کسی ''اسلامی

جمہوریہ'' کے صدر مملکت کو بھی یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ کسی قاتل کو معاف کر دے۔ یہ اختیار صرف مقتول کے وارثوں کو حاصل ہے۔ اس پر اجماعِ اُمّت ہے کہ مقتول کے وارثوں کو یہ اختیار حاصل نہیں ہے کہ وہ خود قاتل سے بدلہ لیں۔[355] اس کے لیے حکومت سے رجوع کرنا لازمی ہے۔ پھر اگر وہ قاتل کو معاف نہیں کرتے تو حکومت اس کو پھانسی دے گی۔

## آیت نمبر(179)

﴿وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۹﴾﴾

| ل ب ب |
|---|

(ن) لَبًّا — کسی چیز کا جوہر نکالنا۔ بادام یا اخروٹ وغیرہ کی گری نکالنا۔

لَبَبًا — عقلمند ہونا۔ (انسان کا جوہر اس کی عقل ہے)۔

لُبٌّ — ج اَلْبَابٌ۔ اسم ذات ہے۔ خالص عقل۔ (جو آمیزش یعنی وہم اور جذبات وغیرہ سے پاک ہو)۔ آیت زیر مطالعہ۔

**ترکیب**

حَيٰوةٌ مبتداء مؤخر نکرہ ہے۔ اس کی خبر محذوف ہے۔ لَكُمْ قائم مقام خبر مقدم ہے جب کہ فِي الْقِصَاصِ متعلق خبر ہے۔ اُولِي مضاف ہے اور حرفِ ندا یا کی وجہ سے منصوب ہے اور اَلْاَلْبَابِ مضاف الیہ ہے۔

**ترجمہ**

| وَلَكُمْ | فِي الْقِصَاصِ | حَيٰوةٌ | يّٰاُولِي الْاَلْبَابِ | لَعَلَّكُمْ |
|---|---|---|---|---|
| اور تم لوگوں کے لیے | (قتل کے) بدلے میں | زندگی ہے | اے عقل والو | شائد کہ تم لوگ |

| تَتَّقُوْنَ |
|---|
| تقویٰ اختیار کرو |

## آیت نمبر(180)

﴿كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۖۚ اِلْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَ الْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۸۰﴾ؕ﴾

**ترکیب**

اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اور اِنْ تَرَكَ خَيْرًا شرط ہے۔ باقی آیت جواب شرط ہے۔ كُتِبَ ماضی مجہول ہے اور اس کا نائب فاعل اَلْوَصِيَّةُ ہے۔ عَلَيْكُمْ اور لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ متعلق فعل ہیں جب کہ حَقًّا حال ہے كُتِبَ الْوَصِيَّةُ کا۔

**ترجمہ**

| كُتِبَ | عَلَيْكُمْ | اِذَا | حَضَرَ | اَحَدَكُمْ | الْمَوْتُ | اِنْ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| فرض کیا گیا | تم لوگوں پر | جب کبھی | سامنے آئے | تم میں کے کسی ایک کو | موت | (اور) اگر |

| تَرَكَ | خَيْرًا | اِلْوَصِيَّةُ | لِلْوَالِدَيْنِ | وَالْاَقْرَبِيْنَ |
|---|---|---|---|---|

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اس نے چھوڑا | کچھ مال | وصیت کو | والدین کے لیے | اور قرابت داروں کے لیے |

355

| | | |
|---|---|---|
| بِالْمَعْرُوْفِ ج | حَقًّا | عَلَى الْمُتَّقِيْنَ |
| دستور کے مطابق | حق ہوتے ہوئے | متقی لوگوں پر |

**نوٹ۔1**

سورۃ النساء میں آیات میراث کے نزول کے بعد ورثاء کے لیے وصیت کرنا فرض نہیں رہا۔ البتہ غیر ورثاء کے لیے ایک تہائی مال کے اندر اندر وصیت کی جا سکتی ہے۔ دو تہائی مال ورثاء میں لازماً تقسیم ہوگا۔

## آیت نمبر (2/البقرہ:181)

﴿فَمَنْۢ بَدَّلَهٗ بَعْدَمَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ١٨١ۭ﴾

**ترکیب**

مَنْ شرطیہ ہے۔ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ شرط ہے اور فَاِنَّمَا سے يُبَدِّلُوْنَهٗ تک جواب شرط ہے۔ بَدَّلَهٗ۔ سَمِعَهٗ اور يُبَدِّلُوْنَهٗ میں ہٗ کی مذکر ضمیریں اَلْوَصِيَّةُ کے لیے آئی ہیں جو کہ مؤنث ہے۔ یہ ایک غیر معمولی بات ہے لیکن سیاق و سباق کا تقاضہ ہے کہ ان ضمیروں کو اَلْوَصِيَّةُ کے لیے ہی مانا جائے۔ اس کا جواز تلاش کرنے سے بہتر ہے کہ اس صورتحال کو ہم قرآن مجید کے ایک استثناء کے طور پر قبول کرلیں۔ اِثْمُهٗ میں ہٗ کی ضمیر بَدَّلَ کے مصدر تَبْدِيْلٌ کے لیے ہے۔

**ترجمہ**

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| فَمَنْ | بَدَّلَهٗ | بَعْدَمَا | سَمِعَهٗ | فَاِنَّمَآ |
| پس جس نے | تبدیل کیا اس کو | اس کے بعد کہ جو | اس نے سنا اس کو | تو کچھ نہیں سوائے اس کے کہ |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| اِثْمُهٗ | عَلَى الَّذِيْنَ | يُبَدِّلُوْنَهٗ ۭ | اِنَّ اللّٰهَ | سَمِيْعٌ | عَلِيْمٌ |
| اس کا گناہ | ان لوگوں پر ہے جو | تبدیل کرتے ہیں اس کو | یقیناً اللہ | سننے والا ہے | جاننے والا ہے |

## آیت نمبر (182)

﴿فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ١٨٢ۧ﴾

**ج ن ف**

(س) جَنَفًا: راستہ سے ہٹ جانا۔ فیصلے میں جانبداری کرنا۔

جَنَفٌ: اس ذات ہے۔ جانبداری۔۔ معروف سے انحراف۔ آیت زیر مطالعہ۔

(تفاعل) تَجَانُفًا: کسی کی طرف مائل ہونا۔ جھکنا۔

مُتَجَانِفٌ: اسم الفاعل ہے۔ مائل ہونے والا۔ جھکنے والا۔ ﴿فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ﴾ (5/المائدہ:3) ''پس جو لاچار ہو جائے بھوک میں جھکنے والا نہ ہوتے ہوئے گناہ کی طرف''۔

**ترکیب**

مَنْ شرطیہ ہے۔ خَافَ سے بَیْنَهُمْ تک شرط ہے اور فَلَآ اِثْمَ عَلَیْهِ جواب شرط ہے۔ مِنْ مُّوْصٍ متعلق فعل ہے جب کہ 355 جَنَفًا اور اِثْمًا دونوں خَافَ کا مفعول ہیں۔ فَاَصْلَحَ کا مفعول اَلْوَصِیَّۃَ محذوف ہے۔ بَیْنَهُمْ میں هُمْ کی ضمیر ان لوگوں کے لیے ہے جن کے لیے وصیت کی گئی ہے۔ اِثْمَ سے پہلے لائے نفی جنس ہے۔

**ترجمہ**

| اَوْ اِثْمًا | جَنَفًا | مِنْ مُّوْصٍ | خَافَ | فَمَنْ |
|---|---|---|---|---|
| یا کسی گناہ کا | جانبداری کا | کسی وصیت کرنے والے سے | اندیشہ ہو | پس جس کو |

| عَلَیْهِ ؕ | فَلَآ اِثْمَ | بَیْنَهُمْ | فَاَصْلَحَ |
|---|---|---|---|
| اس پر | تو کوئی گناہ نہیں ہے | ان لوگوں کے مابین | پھر اس نے درست کر دیا (یعنی دستور کے مطابق کر دیا) |

| رَّحِیْمٌ | غَفُوْرٌ | اِنَّ اللّٰهَ |
|---|---|---|
| ہمیشہ رحم کرنے والا ہے | بے انتہا بخشنے والا ہے | یقیناً اللہ |

**نوٹ۔1**

اگر کسی صویت میں جانبداری کا پہلو ہو تو گواہوں کی طرف سے اس میں اصلاح کی کوشش وصیت تبدیل کرنے کے ضمن میں نہیں آئے گی جس کی گذشتہ آیت میں ممانعت کی گئی ہے۔ البتہ گواہوں کو خود وصیت میں اصلاح کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ اگر موقع ہو تو وصیت سنتے وقت وصیت کرنے والے کو اس میں اصلاح پر آمادہ کرے۔ بصورتِ دیگر وصیت صحیح بیان کرنے کے بعد وارثوں کی باہمی رضامندی سے اس میں اصلاح کرائے۔

## آیت نمبر (183)

﴿ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾ ﴾

**ص و م**

(ن) صِیَامًا: کسی کام سے رُک جانا۔ روزہ رکھنا۔ ﴿ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّكُمْ ﴾ (2/البقرہ:184) ''اور یہ کہ تم لوگ روزہ رکھو، زیادہ بہتر ہے تم لوگوں کے لیے۔''

صَوْمٌ: اسم ذات ہے (واحد اور جمع دونوں کے لیے)۔ کسی سے رک جانے کا عہد۔ روزہ۔

(ن) ﴿ اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْیَوْمَ اِنْسِیًّا ﴿۲۶﴾ ﴾ (19/مریم:26) ''میں نے منت مانگی الرحمن کے لیے ایک روزے کی۔ پس میں ہرگز بات نہیں کروں گی آج کسی انسان سے۔''

صَآئِمٌ: فَاعِلٌ کے وزن پر صفت ہے۔ روزہ رکھنے والا۔ روزہ دار۔ ﴿ وَالصَّآئِمِیْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ ﴾ (33/الاحزاب:35) ''اور روزے دار مرد اور روزے دار عورتیں۔''

**ترکیب**

یٰٓاَیُّهَا ندا اور الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا منادیٰ ہے۔ كُتِبَ ماضی مجہول ہے اور الصِّیَامُ اس کا نائب فاعل ہے جب عَلَیْكُمْ متعلق فعل ہے۔

**ترجمہ**

| كُتِبَ | كَمَا | الصِّیَامُ | عَلَیْكُمْ | كُتِبَ | اٰمَنُوْا | یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ |
|---|---|---|---|---|---|---|

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اے لوگوں جو | ایمان لائے | فرض کیا گیا | تم لوگوں پر | روزہ رکھنے کو | جیسا کہ | فرض کیا گیا |

355

| | | | |
|---|---|---|---|
| عَلَى الَّذِيْنَ | مِنْ قَبْلِكُمْ | لَعَلَّكُمْ | تَتَّقُوْنَ |
| ان لوگوں پر جو | تم سے پہلے تھے | شائد کہ تم لوگ | تقویٰ اختیار کرو |

## آیت نمبر (184)

﴿ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۴﴾ ﴾

**س ف ر**

(ن) — سَفْرًا: کسی چیز سے پردہ اُٹھانا۔ اس بنیادی مفہوم کے ساتھ متعدد معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً (۱) لکھنا۔ حقائق سے پردہ اُٹھانا۔ (۲) سفر پر روانہ ہونا۔ راستوں سے پردہ اُٹھانا۔

سَفَرٌ: ج اَسْفَارٌ۔ اسم ذات ہے۔ سفر۔ آیت زیر مطالعہ۔ ﴿ رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا ﴾ (34/ سبا:19) ”اے ہمارے رب! تو دراز کردے ہمارے سفروں کے درمیان یعنی منزلوں کو۔“

سِفْرٌ: ج اَسْفَارٌ۔ اسم ذات ہے۔ کتاب۔ ﴿ كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ ﴾ (62/ الجمعہ:5) ”اس گدھے کی مثال کی مانند ہے جو اُٹھاتا ہے کتابیں۔“

سَافِرٌ: ج سَفَرَةٌ۔ اسم الفاعل ہے۔ لکھنے والا۔ ﴿ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ﴿۱۵﴾ ﴾ (80/ عبس:15) ”لکھنے والوں کے ہاتھوں میں۔“

(افعال) — اِسْفَارًا: کسی چیز کے رنگ سے پردہ اُٹھنا۔ چمکنا۔ روشن ہونا۔ ﴿ وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ﴿۳۴﴾ ﴾ (74/ المدثر:34) ”اور صبح جب وہ روشن ہو۔“

مُسْفِرٌ: اسم الفاعل ہے۔ چمکنے والا۔ روشن ہونے والا۔ ﴿ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿۳۸﴾ ﴾ (80/ عبس:38) ”کچھ چہرے اس دن روشن ہونے والے ہیں۔“

**ط و ق**

(ن) — طَوْقًا: گلے میں حلقہ یا طوق ہونا۔ کسی کام کی اہلیت یا طاقت ہونا۔

طَاقَةٌ: اسم ذات ہے۔ قدرت۔ طاقت۔ ﴿ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ ﴾ (2/ البقرہ:286) ”اے ہمارے رب! تو وہ بوجھ نہ اُٹھوا ہم سے جس کی طاقت نہیں ہے ہم کو۔“

(افعال) — اِطَاقَةً: کسی کام کو کرنے کی طاقت یا قدرت رکھنا۔ آیت زیر مطالعہ۔

**ترکیب**

مرکب توصیفی اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ گزشتہ آیت کے كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ کا حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ مَنْ شرطیہ ہے۔ كَانَ سے عَلٰى سَفَرٍ تک شرط ہے اور فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ جواب شرط ہے۔ كَانَ کا اسم اس میں شامل ھُوَ کی ضمیر ہے جو مَنْ کے لیے ہے جب کہ مَرِيْضًا خبر ہے۔ اس کی خبر ثانی محذوف ہے جو کہ مُسَافِرًا ہو سکتی ہے۔ عَلٰى سَفَرٍ قائم مقام خبر ہے۔ اس جملہ میں آفاقی صداقت کا بیان ہے۔ اس لیے كَانَ کا ترجمہ حال میں ہوگا۔

فَعِدَّةٌ مبتداء نکرہ ہے کیونکہ عام قاعدہ بیان ہو رہا ہے۔ اس کی خبر وَاجِبٌ محذوف ہے۔ متعلق خبر اَيَّامٍ اُخَرَ مرکب

توصیفی ہے۔ فُعْلٰی کی جمع فُعَلٌ کے وزن پر اُخَرٌ آنا چاہیے لیکن یہ خلاف قاعدہ اُخَرُ غیر منصرف استعمال ہوتا ہے اور یہاں اُخَرَ اَیَّامٍ کی صفت ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ فِدْیَۃٌ مبتداء مؤخر نکرہ ہے اس کی بھی خبر وَاجِبٌ محذوف ہے[355]۔ عَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَہٗ قائم مقام خبر مقدم ہے۔ یُطِیْقُوْنَہٗ میں ہٗ کی ضمیر الصِّیَام کے لیے ہے۔ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ بدل ہے فِدْیَۃٌ کا۔

ترجمہ

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ | فَمَنْ کَانَ | مِنْکُمْ | مَّرِیْضًا | اَوْ عَلٰی سَفَرٍ | فَعِدَّۃٌ |
| گنے ہوئے کچھ دن ہیں | پس جو | تم میں سے | مریض ہے | یا کسی سفر پر ہے | تو شمار ہے |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ | وَعَلَی الَّذِیْنَ | یُطِیْقُوْنَہٗ | فِدْیَۃٌ | طَعَامُ مِسْکِیْنٍ ؕ |
| دوسرے کسی دنوں سے | اور ان لوگوں پر جو | طاقت رکھتے ہیں اس کی | فدیہ ہے | ایک مسکین کا کھانا |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| فَمَنْ تَطَوَّعَ | خَیْرًا | فَهُوَ خَیْرٌ | لَّہٗ ؕ | وَاَنْ |
| پھر جو نفلاً زیادہ کرے | کسی نیکی کو | تو یہ بہتر ہے | اس کے لیے | اور یہ کہ |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| تَصُوْمُوْا | خَیْرٌ | لَّکُمْ | اِنْ کُنْتُمْ | تَعْلَمُوْنَ |
| تم لوگ روزہ رکھو | زیادہ اچھا ہے | تمہارے لیے | اگر تم لوگ | جانتے ہو |

نوٹ۔1

اسلام کے دیگر احکام کی طرح روزے کو بھی بتدریج فرض کیا گیا۔ شروع میں ہر مہینہ کے تین دن روزہ رکھنے کی ہدایت تھی لیکن یہ فرض نہیں تھا۔ پھر مدینہ میں یہ آیات نازل ہوئیں جس میں روزہ فرض کیا گیا۔ اس میں مریض اور مسافر کے علاوہ ان لوگوں کو بھی رخصت دی گئی جو طاقت رکھنے کے باوجود روزہ نہیں رکھنا چاہتے تھے۔ کہ وہ روزے کے بدلے فدیہ دے دیں۔ یہ بھی عبوری حکم تھا۔ حتمی حکم کی آیات بعد میں نازل ہوئیں۔

نوٹ۔2

ہم جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر ہے لیکن زندگی کی گہما گہمی میں ہمیں یہ احساس نہیں رہتا کہ ہم جہاں کہیں بھی ہوتے ہیں اور جس حال میں ہوتے ہیں اللہ ہمارے ساتھ ہوتا ہے۔ اور ہم جو کچھ کر رہے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہوتا ہے۔ (۵۷/۴) اللہ کے حاضر و ناظر ہونے کے احساس کا تقویٰ کے ساتھ ایک مثبت ربط (POSITIVE CORRELATION) ہے۔ یہ احساس جیسے جیسے زیادہ ہوتا ہے، تقویٰ کی کیفیت بھی اسی تناسب سے گہری ہوتی ہے۔ اور یہ احساس جتنا کم ہوگا، تقویٰ میں بھی اتنی کمی ہو جائے گی۔

اب نوٹ کریں کہ روزہ ایک ایسی عبادت ہے جس کا کل کا کل مدار اس احساس پر ہے کہ ہم جہاں کہیں بھی ہوں، اللہ ہمارے ساتھ ہے اور ہمیں دیکھ رہا ہے۔ لاشعور کی سطح سے اس احساس کو بلند کر کے اگر ہم پورے شعوری احساس کے ساتھ ایک مہینے کے روزے رکھیں تو اُمید کی جا سکتی ہے کہ رمضان کے بعد بھی تقویٰ کی کیفیت برقرار رہے۔

## آیت نمبر (185)

﴿ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ ؕ وَمَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ

﴿وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۡ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿١٨٥﴾﴾
355

| ش ھ ر |
|---|

(ف) شَهْرًا (۱) کسی کی مشہوری کرنا۔ (۲) ایک مہینہ کی مدت گزارنا۔

شَهْرٌ ج شُهُوْرٌ اور اَشْهُرٌ۔ اسم ذات ہے۔ مہینہ۔ ماہ۔ ﴿اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا﴾ (9/ التوبہ:36) ''بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے پاس بارہ مہینے ہیں۔'' ﴿فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ﴾ (9/ التوبہ:2) ''پس گھوم پھر لو زمین میں چار مہینے۔''

| ر م ض |
|---|

(س) رَمَضًا دن کا گرم ہونا۔ گرم زمین پر پاؤں جلنا

رَمَضَانُ ہجری سال کا نواں مہینہ۔ رمضان۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

| ق ر ء |
|---|

(ف) قُرْاٰنًا اور قِرَاءَةً دو چیزوں کو اکٹھا کرنا۔ جمع کرنا۔ اس بنیادی مفہوم کے ساتھ متعدد معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً (۱) پڑھنا (پڑھنے والا الفاظ کو اکٹھا کرتا ہے)۔ (۲) پڑھ کر سنانا۔ اس معنی میں علٰی کے صلہ کے ساتھ آتا ہے۔ (۳) مدت گزارنا۔ (کسی مقررہ وقت کے شروع ہونے اور ختم ہونے کے لمحہ کو اکٹھا کرنے سے ایک مدت وجود میں آتی ہے۔ ﴿فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ﴿١٨﴾ۚ﴾ (75/ القیمۃ:18) ''پھر جب ہم پڑھیں اس کو تو آپؐ پیروی کریں اس کے پڑھنے کی۔'' ﴿قُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ﴾ (17/ بنی اسرائیل:106) ''اور قرآن، ہم نے الگ الگ کیا اس کو تا کہ آپؐ پڑھ کر سنائیں اسے لوگوں کو ٹھہر ٹھہر کر۔

اِقْرَاْ فعل امر ہے۔ تو پڑھ۔ ﴿اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ﴾ (17/ بنی اسرائیل:14) ''تو پڑھ اپنی کتاب کو۔''

قُرْاٰنٌ اسم ذات بھی ہے۔ پڑھی جانے والی چیز۔ پیغام۔ خط۔ کتاب وغیرہ۔ اصطلاحاً اب اس لفظ کا استعمال صرف آخری وحی کے لیے مخصوص ہے۔ اس لیے کسی اور کتاب وغیرہ کے لیے اس کا استعمال غلط مانا جاتا ہے۔ قرآن۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

قُرْءٌ ج قُرُوْءٌ۔ اسم ذات ہے۔ مدت۔ قرآن مجید میں اسے خواتین کے ایک طہر اور حیض کی جامع مدت کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ ﴿وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ﴾ (2/ البقرہ:228) ''اور طلاق یافتہ خواتین رکی رہتی ہیں اپنے نفس سے تین مدتوں تک۔''

(افعال) اِقْرَاءً کسی کو پڑھنا۔ ﴿سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ﴿٦﴾ۙ﴾ (87/ الاعلیٰ:6) ''ہم پڑھائیں گے آپؐ کو پھر آپؐ نہیں بھولیں گے۔''

| ی س ر |
|---|

(ض۔ک) يُسْرًا نرم و آسان ہونا (لازم)۔ نرم و آسان کرنا (متعدی)۔ رزق و روزی میں کشادہ ہونا۔

مَيْسُوْرٌ اسم المفعول ہے۔ نرم و آسان کیا ہوا۔ ﴿فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ﴿٢٨﴾﴾ (17/ بنی اسرائیل:28) ''پس تو کہہ ان سے نرم کی ہوئی بات۔''

**يَسِيْرٌ** — فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت ہے۔نرم۔آسان۔﴿ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴾ (22/ الحج:70) ’’یقیناً یہ اللہ پر آسان ہے۔‘‘

355

**يُسْرٰى** — فُعْلٰى کا وزن ہے۔نرمی۔سہولت۔کشادگی۔﴿ وَ نُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ﴾ (87/ الاعلیٰ:8) ’’اور ہم پہنچائیں گے آپؐ کو کشادگی اور سہولت تک۔‘‘

**يُسْرٌ** — اسم ذات ہے۔نرمی۔آسانی۔﴿ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۙ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴾ (94/ الم نشرح:6-5) ’’پس یقیناً سختی کے ساتھ نرمی ہے، یقیناً مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔‘‘

**مَيْسَرَةٌ** — رزق میں کشادگی۔﴿ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ﴾ (2/ البقرہ:280) ’’تو مہلت ہے رزق میں کشادگی تک۔‘‘

**مَيْسِرٌ** — جوا۔سٹہ۔﴿ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ ﴾ (2/ البقرہ:219) ’’یہ لوگ پوچھتے ہیں آپؐ سے جوئے اور شراب کے بارے میں۔‘‘

(تفعیل) **تَيْسِيْرًا** — (۱) کسی چیز کو کسی کے لیے رفتہ رفتہ آسان کر دینا۔(۲) کسی کو کسی جگہ پہنچا دینا (یعنی رفتہ رفتہ راستہ آسان کرنا)۔﴿ وَ لَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ ﴾ (54/ القمر:17) ’’اور ہم نے آسان کر دیا قرآن کو یاددہانی کے لیے۔‘‘ پہنچانے کے مفہوم کے لیے اوپر آیت نمبر 87/ الاعلیٰ:8 دیکھیں۔

**يَسِّرْ** — فعل امر ہے۔تو آسان کر۔﴿ وَ يَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ﴾ (20/ طٰہٰ:26) ’’اور تو آسان کر دے میرے لیے میرے کام کو۔‘‘

(تفعّل) **تَيَسُّرًا** — آسان ہونا۔﴿ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ﴾ (73/ المزمل:20) ’’تو تم لوگ پڑھو اس کو جو آسان ہو قرآن میں سے۔‘‘

(استفعال) **اِسْتِيْسَارًا** — آسان سمجھنا۔﴿ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ﴾ (2/ البقرہ:196) ’’پھر اگر تم لوگ گھیر لیے جاؤ تو جو آسان سمجھو قربانی میں سے۔‘‘

**ع س ر**

(س۔ک) **عُسْرًا** — سخت اور دشوار ہونا۔رزق میں تنگ دست ہونا۔

**عَسِرٌ** — صفت ہے۔سخت مشکل۔﴿ يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ﴾ (54/ القمر:8) ’’کہیں گے کافر لوگ یہ ایک سخت دن ہے۔‘‘

**عَسِيْرٌ** — فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت ہے۔سخت۔دشوار۔﴿ وَ كَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ﴾ (25/ الفرقان:26) ’’اور کافروں پر وہ ایک سخت دن ہوگا۔‘‘

**عُسْرٌ** — اسم ذات ہے۔سختی۔تنگی۔آیت زیر مطالعہ۔

**عُسْرٰى** — فُعْلٰى کا وزن ہے۔سختی۔دشواری۔﴿ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ﴾ (92/ اللیل:10) ’’پس ہم پہنچائیں گے اس کو سختی اور دشواری تک۔‘‘

(تفاعل) **تَعَاسُرًا** — باہم سختی کرنا۔ضد کرنا۔﴿ وَ اِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗٓ اُخْرٰى ﴾ (65/ الطلاق:6) ’’اور اگر باہم ضد کرو گے تو دودھ پلائے گی اس کے لیے دوسری۔‘‘

**ک م ل**

(ک) **كَمَالًا** — کسی چیز کے اجزاء اور صفات کی کمی کا ختم ہونا۔مکمل ہونا۔پورا ہونا۔

كَامِلٌ — فَاعِلٌ کے وزن پر صفت ہے۔ پورا ہونے والا یعنی پورا۔ مکمل۔ ﴿لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ﴾ (16/النحل:25) ''تا کہ وہ لوگ اُٹھائیں اپنے بوجھ پورے کے پورے قیامت کے دن۔''

(افعال) اِكْمَالًا — پورا کرنا۔ مکمل کرنا۔ ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ﴾ (5/المائدہ:3) ''آج کے دن میں نے مکمل کیا تمہارے لیے تمہارے نظامِ حیات کو۔''

## ترکیب

شَهْرُ رَمَضَانَ خبر ہے۔ اس کا مبتداء هِيَ محذوف ہے جو کہ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ کا بدل ہے۔ اَلَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ صفت ہے شَهْرُ رَمَضَانَ کی۔ هُدًى اور بَيِّنٰتٍ حال ہیں الْقُرْاٰنُ کا، اس لیے نصب میں ہیں۔ فَمَنْ شرطیہ ہے۔ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ شرط ہے اور فَلْيَصُمْهُ جواب شرط ہے۔ اَلشَّهْرَ پر لام تعریف ہے اور فَلْيَصُمْهُ فعل امر غائب ہے۔ اور اس میں ـهٗ کی ضمیر الشَّهْرَ کے لیے ہے۔

## ترجمہ

| شَهْرُ رَمَضَانَ | الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ | الْقُرْاٰنُ | هُدًى |
|---|---|---|---|
| (یہ) رمضان کا مہینہ ہے | اُتارا گیا جس میں | قرآن کو | ہدایت ہوتے ہوئے |

| لِّلنَّاسِ | وَبَيِّنٰتٍ | مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ | فَمَنْ | شَهِدَ |
|---|---|---|---|---|
| لوگوں کے لیے | اور واضح ہوتے ہوئے | فرقان اور ہدایت میں سے | پس جو | موجود ہو |

| مِنْكُمُ | الشَّهْرَ | فَلْيَصُمْهُ ۭ | وَمَنْ كَانَ | مَرِيْضًا |
|---|---|---|---|---|
| تم میں سے | اس مہینہ میں | تو اسے چاہیے کہ وہ روزہ رکھے اس میں | اور جو | مریض ہے |

| اَوْ عَلٰي سَفَرٍ | فَعِدَّةٌ | مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۭ | يُرِيْدُ اللّٰهُ | بِكُمُ |
|---|---|---|---|---|
| یا کسی سفر پر ہے | تو گنتی ہے | دوسرے کسی دنوں سے | اللہ چاہتا ہے | تم لوگوں کے لیے |

| الْيُسْرَ | وَلَا يُرِيْدُ | بِكُمُ | الْعُسْرَ ۡ | وَلِتُكْمِلُوا | الْعِدَّةَ |
|---|---|---|---|---|---|
| آسانی | اور وہ نہیں چاہتا | تم لوگوں کے لیے | سختی | اور تا کہ تم لوگ پورا کرو | گنتی کو |

| وَلِتُكَبِّرُوا | اللّٰهَ | عَلٰي مَا | هَدٰىكُمْ |
|---|---|---|---|
| اور تا کہ تم لوگ بڑائی تسلیم کراؤ | اللہ کی | اس پر جو | اس نے ہدایت دی تم کو |

| وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ |
|---|
| اور شائد کہ تم لوگ شکر ادا کرو |

**نوٹ۔1** یہ روزوں کا حتمی حکم ہے۔ اس میں مریض اور مسافر کی رعایت برقرار رکھی گئی ہے لیکن فدیہ دے کر روزہ نہ رکھنے کی رعایت منسوخ کر دی گئی۔